فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تالیف۔ الامام اسماعیل بن اسحاق

الجھضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ۔ اردو

عظمت درود وسلام

علامہ پیر احمد محمد شاہ

عظمتِ درود و سلام

ترجمہ

فَضْلُ الصَّلاَۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

الامام اسماعیل بن اسحاق الجهضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹۹ھ ... ۲۸۲ھ)

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف)

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

فہرست

عنوانات	صفحہ

باب 6: الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طریق الجنۃ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود (بھیجنا) جنت کا راستہ ہے۔“

باب 7: الصلاۃ علی انبیاء اللہ و رسلہ

”اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورسل پر درود بھیجنا“

باب 8: سؤال الوسیلۃ للرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلہ کا سوال کرنا“

باب 9: مجلس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الجنۃ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنت میں مجلس (معیت)''

باب 10: کیفیۃ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ''

باب 15: صلاة الله: الثناء، الرحمة، المغفرة

"اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا تعریف کرنا ہے، رحمت کرنا اور بخشنا ہے"

باب 16: الصلاة على النبي ﷺ عند روضته ثم السلام على صاحبيه

"نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس آپ ﷺ پر اور آپ کے دونوں صحابیوں پر درود بھیجنا"

باب 17: صلاة الملائكة عليه ﷺ في كل فجر

"ہر صبح فرشتوں کا نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا"

باب 18: اقتران ذكر الله بذكره ﷺ

"اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ذکر کو ملانا"

باب 19: الصلاة عليه ﷺ في القنوت

"قنوت میں نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا"

◆◆◆◆◆

عرضِ ناشر

انسان دنیا میں رہ کر اپنی عزت' شہرت' عظمت اور ناموری کے لیے گوناگوں کام کرتا ہے لیکن دل کی اتھاہ گہرائیوں میں حقیقی اور واقعی اطمینان وسکون نہیں پاتا' آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے:

ء الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

کے دلوں کا اطمینان وسکون ذکرِ الٰہی ہی میں مضمر ہے جس کے ذیل میں تلاوت' نوافل' خوش گفتاری اور تالیفِ قلوب وغیرہ جیسے بے شمار اعمال واعتقادات آتے ہیں جن سے آخرت سنورتی ہے اور جو مدعائے مسلم ہے' البتہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ انور میں سب سے پسندیدہ کام دینِ متین میں لگے رہنا ہے خواہ تدریسی' تقریری' تالیفی و تصنیفی شکل میں ہو یا تعلمی ومحافلِ علمیہ کے انعقاد کی صورت میں ہو' بہرحال ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے دنیا میں رہ کر کچھ تو ضرور کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی ومصطفائی میں حاضری کے موقع پر کائنات کے سامنے رسوائی اُٹھانا نہ پڑے۔

بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نثری سلسلے کا آغاز کر رکھا ہے اور مختصر عرصہ میں مسند ابوداؤد طیالسی' صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' مسند حمیدی' المعجم الاوسط' شرح المعجم الصغیر للطبرانی' جامع المسانید' الشریعۃ' الانتقاء' شرح شرح نخبۃ الفکر' شرح نور الایضاح' المعجم الکبیر للطبرانی جیسی ضخیم کتب کے تراجم شائع کیے ہیں جنہیں زبردست پذیرائی ملی ہے۔ علاوہ ازیں کئی دوسری مایہ ناز کتب کے تراجم کرائے جارہے ہیں جو ان شاء اللہ جلد شائع کیے جائیں گے۔

پھر مزید برآں ہمارے ادارے کی مطبوعات میں مولانا محمد سعید نقشبندی رحمہ

اللہ (سابق خطیب داتا صاحب) کے قلم سے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکتوباتِ امام ربانی کے تراجم بھی شامل ہیں، پروفیسر محمد اقبال مجددی کے قلم سے تذکرہ علماء و مشائخِ پاکستان و ہند، مقاماتِ مظہری، حدیقۃ الاولیاء، احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری، مقالاتِ طریقت، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی شامل ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کا ترجمہ احیاء العلوم (غزالی) بھی شامل ہے۔

اس وقت ہم بارگاہِ رسولِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشہور زمانہ کتاب فَضْلُ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں جو الامام اسماعیل بن اسحاق جہضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۹ھ...... ۲۸۲ھ) کی تالیف ہے اور اس کا ترجمہ صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف) نے کیا ہے اور اس میں موجود تخریج خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل) نے کی ہے، ترجمہ پڑھ کر آپ کے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید موجزن ہوگا۔

ہم اسے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ بہترین صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ ادارہ نے اس کی بارہا پروف ریڈنگ کروائی ہے تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی یا کوتاہی قارئین کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی درستگی کی جاسکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

• چوہدری غلام رسول • چوہدری شہباز رسول •

• چوہدری جواد رسول • چوہدری شہزاد رسول •

◆◆◆◆◆

حرفِ آغاز

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین۔

امابعد!

نبی مکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم، شہنشاہِ دوعالم حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ہم پر جن حقوق کی بجاآوری لازم آتی ہے، ان میں سے ایک حق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود وسلام بھیجنا ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○ (پارہ:۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت:۵۶)

(ترجمہ:) ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔ (کنزالایمان)

پس درود وسلام وہ افضل ترین اور منفرد عبادت ہے، اور یہ وہ افضل ترین عمل ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی بندوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور اس عمل کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق قائم ہوتا ہے جو قربِ الٰہی کا سب سے عظیم اور اہم ذریعہ ہے۔ اور اس کے ذریعے بگڑی بنتی، دُکھ سکھ میں بدلتے، گناہوں کی بخشش، درجات کی بلندی اور قیامت کے روز حسرت وملال سے امان نصیب ہوتا ہے۔

فضائل وبرکات درود وسلام کے موضوع پر ہر دور کے ائمہ ومحدثین اور صوفیاء کرام نے کام کیا اور خوب کیا جس کی فہرست خاصی طویل ہے، انہیں محدثین میں سے امام قاضی اسماعیل بن اسحاق جہضمی مالکی، امام ابن ابی عاصم اور امام اقلیشی رحمۃ اللہ علیہم بھی سرفہرست ہیں۔ یہ مجموعہ جس کو ''انوارِ درود وسلام'' کے نام سے پیش کیا جارہا ہے انہیں تین ہستیوں کے رسائل کا مجموعہ ہے۔ جن کا اُردو ترجمہ کرنے کا سہرا مجمع الکمالات والحسنات، ماہتاب چورہ

شریف صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ (ایم۔اے عربی‘ ایم۔اے اسلامیات‘ فاضل علومِ اسلامیہ) کے سر ہے۔ ان رسائل کی تخریج کرنے اور ان کے مصنفین کے حالاتِ زندگی تحریر کرنے کی سعادت فقیر راقم الحروف کے حصہ میں آئی جس کو باحسن ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مجموعہ میں شامل رسائل کا تعارف کچھ یوں ہے:

(۱) فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ اسلام میں درود وسلام پر سب سے پہلی مستقل کتاب امام قاضی اسماعیل بن اسحاق جہضمی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی ”فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ ہے۔ ان کی ولادت ۱۹۹ھ اور وصال ۲۸۲ھ میں ہوا۔

(۲) کتاب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام ابن ابی عاصم النبیل رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا درود وسلام کے موضوع پر تاریخ اسلام میں دوسرا نمبر ہے۔ آپ کی ولادت ۲۰۶ھ اور وصال ۲۸۷ھ میں ہوا۔

(۳) انوار الآثار المختصۃ بفضل الصلاۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کتاب امام ابی العباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل الاقلیشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۵۰ھ) کا نہایت علمی شاہکار ہے۔

نوٹ: ان تینوں ہستیوں کے ”حالاتِ زندگی“ ترتیب کے ساتھ رسائل کے شروع میں درج ہیں‘ وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

اسلوبِ تخریج

تخریج کے دوران درج ذیل اُمور کو پیش نظر رکھا گیا ہے:-

(۱) ہر حوالہ اصل کتاب سے دیکھ کر لکھا گیا ہے۔

(۲) تخریج کے دوران نام ”کتاب“ و ”باب“ اور ”رقم الحدیث“ اگر رقم الحدیث نہیں تو ”باب“، ”کتاب“، ”جلد وصفحہ“ اور ”مطبع“ ذکر کر دیا گیا ہے۔

(۳) تمام احادیث و آثار کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔ چند کتب کی عدم ستیابی کی وجہ سے مصنف کے بیان کیے ہوئے حوالہ تک رسائی حاصل نہ ہو سکی جس سے بندہ معذرت خواہ ہے مگر دیگر کتب سے اس حدیث یا اثر کی بھی تخریج کر دی گئی ہے۔

(۴) اس مجموعہ کے آخری رسالہ میں ترقیم کا اہتمام نہیں تھا۔ قارئین کی سہولت کے لیے قوسین (۔۔) میں ترقیم کر دی گئی ہے۔

(۵) احادیث و آثار کی تخریج میں کثیر التعداد حوالہ جات لکھے گئے ہیں۔

ایک ہی حدیث کی کثیر التعداد حوالہ جات کے ساتھ تخریج کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما ہے کہ اگر کوئی شخص اصل کتاب سے حوالہ دیکھنا چاہے اور اس کے پاس کتبِ حدیث کے ذخیرہ کی اتنی وسعت نہ بھی ہو تب بھی اصل حوالہ تک رسائی ہو سکے۔

اظہارِ تشکر

سب سے پہلے اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے ان تینوں رسائل کی تخریج کرنے کی سعادت بخشی، یقیناً یقیناً اس کتاب کی تخریج کے دوران حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت اور تصرف ڈگمگاتے قلم کو سہارا بخشتا رہا ورنہ مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم میں اتنا علمی کام سرانجام دینے کی سکت کہاں تھی۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ میں نذرانۂ شکر پیش کرنے کے بعد لامتناہی جذباتِ محبت سے اپنے نہایت ہی شفیق و محسن مجمع الکمالات والحسنات، پیکر علم وعرفان، ماہتاب چورہ شریف صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہِ شفقت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں جن کی حوصلہ افزائی اور قدم قدم پر لافانی دعاؤں کا مجھ نکمے کو سہارا ہے۔

عمدۃ المحققین استاذ العلماء والمدرسین حضرت علامہ مولانا ابو الاحمد محمد علی رضاء القادری الاشرفی زید علمہ، عمدۃ المصنفین حضرت علامہ مولانا ابو زہیب محمد ظفر علی سیالوی زید مجدہ اور پیکر اخلاص و محبت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد سیف علی سیالوی زید شرفہ کا

بے حد شکر یہ ادا کرتا ہوں جن کی علمی مشاورت اور حوالہ جات میں معاونت درکار نہ ہوتی تو یہ کام یقیناً اتنی جلدی پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکتا' اللہ تعالیٰ سب کے علم وحلم میں مزید برکتیں عطاء فرمائے۔ آمین!

اور ساتھ ہی ساتھ ادارہ پروگریسو بکس لاہور کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا ذمہ اُٹھایا۔ اس دوران معزز ومحترم جناب جواد رسول صاحب سے ملاقاتیں رہیں' بندہ نے ان کو مسلک اہلسنت وجماعت کی کتب اور بالخصوص کتبِ حدیث کے تراجم شائع کرنے کا بہت حریص محسوس کیا' اس وقت وہ اپنے ادارہ سے بیسیوں معروف و نادر کتبِ حدیث کے تراجم شائع کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اور کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس نیک مشن میں اپنے خزانۂ غیب سے مدد فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!

خادم مسلک اہل سنت:

محمد افضال حسین نقشبندی مجددی (سانگلہ ہل)

حالاتِ مصنّف

الامام اسماعیل بن اسحاق الجھضمی القاضی المالکی

رحمہ اللہ

(۱۹۹ھ ... ۲۸۲ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب اور ولادت:۔

امام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری البغدادی ۱۹۹ھ یا ۱۷۹ھ کو بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔مشہور محدثِ بصرہ حماد بن زید کی اولاد میں سے ہیں۔بنوازد سے تعلق کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔

-تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد2، صفحہ 149،مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور.

شیوخ:

آپ کے اساتذہ وشیوخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) عبداللہ بن مسلمہ القعنبی

(۲) مسلم بن ابراہیم الفراہیدی

(۳) احمد بن المعذل الفقیہ المالکی

(۴) علی بن المدینی

(۵) محمد بن عبداللہ الانصاری

(۶) عبداللہ بن رجاء الغدانی

(۷) حجاج بن منہال الانماطی

(۸) اسماعیل بن ابی اویس

(۹) سلیمان بن حرب

(۱۰) مسدد بن مُسَرہد

(۱۱) یحییٰ الحمانی

(۱۲) ابی مصعب الزہری

(۱۳) احمد بن عبداللہ بن یونس (۱۴) ابوبکر بن ابی شیبہ

(۱۵) قاری عیسیٰ بن میناء (۱۶) ابوالنعمان محمد بن الفضل السدوسی

(۱۷) محمد بن المثنیٰ (۱۸) نصر بن علی الجہضمی رحمہم اللہ

یہ سارے اپنے فن کے امام اور قابلِ اعتماد راوی تھے۔

تحصیلِ علوم:

حافظ الذہبی لکھتے ہیں کہ آپ نے بچپن ہی سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ407، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

أخذَ الفقه عن احمد بن المُعَذَّل وطائفة

''آپ نے فقہ احمد بن المعذل اور علماء کے ایک گروہ سے حاصل کی۔''

(سیر اعلام النبلاء ترجمة: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ407 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد2 صفحہ149 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

وأخذ علم الحديث و علله عن علی بن المدینی

''اور (آپ نے) علم حدیث اور علل حدیث کا فن علی بن مدینی سے حاصل کیا۔''

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاہور)

''آپ نے علمِ قرأت قالون سے سیکھا۔''

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاہور)

تلامذہ:

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے چند مشہور شاگردوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) ابوالقاسم البغوی (۲) یحییٰ بن محمد بن صاعد

(۳) عبداللہ بن احمد بن حنبل (۴) ابوبکر بن النجاد

(۵) ابوبکر شافعی (۶) حسن بن محمد بن کیسان

(۷) ابوبحر محمد بن الحسن البر بہاری (۸) موسیٰ بن ہارون

(۹) ابوسھل ابن زیاد (۱۰) اسماعیل بن محمد الصفار

(۱۱) قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی (۱۲) ابراھیم بن محمد بن عرفہ النحوی: نفطویہ

(۱۳) ابوبکر بن الانباری (۱۴) محمد بن خلف بن حیان القاضی

(۱۵) ابوالقاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراھیم بن احمد بن البختر ی البغدادی وغیرہم رحمہم اللہ

فقاہت:

حافظ ذہبی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے آپ سے علم فقہ کو سیکھا۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ فقیہ تھے۔

-تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ جلد2، صفحہ9 14، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے کہا:

فاق أھل عصرہ فی الفقہ

"آپ فقہ میں اپنے زمانے کے علماء سے فائق تھے۔"

-سیر اعلام النبلاء ترجمۃ: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ۔

مقام ومرتبہ:

محدثین کرام اور ہر فن کے علماء آپ کی تعریف وتوثیق میں رطب اللسان تھے۔

(۱) حافظ ذہبی رحمہ اللہ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

الامام ،العلامۃ ،الحافظ ،شیخ الاسلام۔

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

(۲) دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:

اسماعیل القاضی الامام شیخ الاسلام... الحافظ صاحب التصانیف وشیخ مالکیۃ العراق وعالمھم

”شیخ الاسلام، امام، حافظ اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ ...... (بہت سی) کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔“

(تذکرۃ الحفاظ الطبقۃ التاسعۃ جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

(۳) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ نے کہا:

وکان اسماعیل فاضلاً عالماً متقناً فقیھاً

”اور (امام) اسماعیل فاضل عالم ثقہ (اور) فقیہ تھے۔“

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ:3318، جلد6، صفحہ282، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

(۴) ابن مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے (امام نحو) المبرّد کو فرماتے ہوئے سنا:

اسماعیل القاضی أعلم مِنّی بالتصریف

”(امام) اسماعیل قاضی علم صرف مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔“

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ408 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)(تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

(۵) عن یحییٰ بن أکثم و رأی اسماعیل القاضی مقبلاً فقال: قد جاءت المدینۃ۔

”ایک دفعہ یحییٰ بن اکثم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو بولے اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ کیا آئے ہیں سارا مدینہ ہی آگیا ہے۔“

-تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور۔

(۶) خود حضرت امام اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ اس بات کو یوں بیان کرتے ہیں:

أتیت یحییٰ بن أکثم، وعندہ قوم یتناظرون، فلما رآنی، قال: قد. جاءت المدینۃ

”میں یحییٰ بن اکثم کے پاس آیا ان کے پاس کچھ لوگ مناظرہ کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا: سارا مدینہ ہی آگیا ہے۔“

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ408، مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

(۷) خطیب بغدادی کہتے ہیں:

استوطن بغداد وولی قضاءها الی أن توفی وتقدم حتی صار علمًا۔

''انہوں نے بغداد کو اپنا وطن بنالیا تھا اور وہاں وفات تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ اپنے اقران و اماثل پر سبقت لے گئے اور آسمانِ علم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکے۔''

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

(۸) کان وافر الحرمۃ، ظاهر الحشمۃ، کبیر الشأن، یقع حدیثه عالیًا فی الغیلانیات

''آپ بہت زیادہ معزز، ظاہر الحشمت، کبیر الشان تھے آپ کی حدیث غیلانیات میں عالی ہے۔''

(سیر اعلام النبلاء، ترجمۃ: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ 408، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تصانیف:

آپ نے کتب بھی تصنیف فرمائیں، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) احکام القرآن (۲) معانی القرآن

(۳) کتاب فی القراءات (۴) جزء فیہ احادیث ایوب السختیانی

(۵) مسند حدیث مالک بن انس (۶) فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب آپکی تصانیف کے بارے میں علماء کی آراء پیش خدمت ہیں۔

① احکام القرآن:۔

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا علی بن محسن القاضی نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد نے خبر دی فرمایا:

فمنها کتابه فی أحکام القرآن، وهو کتاب لم یسبقه الیه أحد من

أصحابه الی مثله

''چنانچہ ان میں سے آپ کی ایک تصنیف ''احکام القرآن'' کے متعلق ہے۔
یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی مثل آپ کے ہم عصر علماء میں سے کسی نے بھی نہ
پائی تھی۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: 3316، جلد6، صفحہ 283، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

۲ معانی القرآن وکتاب فی القراءات:

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے
لکھا:

ومنها كتابه فی القراءات، وهو كتاب جليل القدر عظيم الخطر،
ومنها كتابه فی معانی القرآن، وهذان الكتابان يشهد بتفضيله
فيهما واحد الزمان

''اور اُن میں سے آپ کی ایک کتاب ''قراءات'' کے متعلق ہے۔ یہ ایسی
کتاب ہے جو جلیل القدر اور عظیم الفوائد ہے۔ اور ان میں سے آپ کی
ایک کتاب ''معانی القرآن'' کے متعلق ہے اور یہ دونوں ایسی کتابیں ہیں
جن کی وجہ سے زمانے کے علماء آپ کی فضیلت کے گواہ ہو جاتے ہیں۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: 3316، جلد6، صفحہ 283، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

مسلک و مذہب:

حضرت امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی رحمۃ اللہ مسلکاً ''مالکی المذہب''
تھے۔ جیسا کے حافظ ذہبی، ابن جوزی اور خطیب بغدادی رحمہم اللہ کی تحریرات سے ثابت
ہوتا ہے۔ آپ کے مالکی المذہب ہونے پر اقوال علماء پیش خدمت ہیں:

(۱) الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے
ہیں:

وتفقه به مالكية العراق

''اور آپ سے عراق کے مالکی فقہانے فقہ کو سیکھا۔''

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

(۲) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ ہی لکھتے ہیں:

صاحب التصانيف وشيخ مالكية العراق وعالمهم

''آپ بہت سی کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔''

-تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد2، صفحہ9 14 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔

(۳) الامام الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) تحریر کرتے ہیں:

كان اسماعيل فاضلًا عالمًا، متقنًا فقيهًا على مذهب مالك بن أنس، شرح مذهبه ولخصه، واحتج له

''(امام) اسماعیل (بن اسحاق) فاضل عالم ثقہ تھے اور امام مالک بن انس (رحمۃ اللہ) کے مذہب (مسلک) پر چوٹی کے فقیہ تھے۔ ان کے مذہب (مالکیہ) کی شرح فرمائی اور پھر اس کی تلخیص بھی کی اور ان کے لئے دلائل جمع کئے۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ:18 3 3 جلد6، صفحہ282، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

یہی بات الشیخ الامام جمال الدین ابی الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمۃ اللہ (المتوفی ۵۹۷ھ) نے لکھی ہے:

-المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، سنة: 282، ذکر من توفی فی هذه السنة من الأکابر جلد 7، صفحہ279، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

یہی الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث

قاہرہ) (تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد2، صفحہ 149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

(۴) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

وتقدم حتی صار علمًا، ونشر مذهب مالك بالعراق

''اور آپ اس علم (فقہ) میں اتنے بڑھے کہ اس علم کے سردار کہلائے، اور آپ نے عراق میں امام مالک (رحمۃ اللہ) کے مذہب (مالکیہ) کی اشاعت فرمائی (اس کو پھیلایا)''۔

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ 408، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

اسی بات کو خطیب بغدادی رحمۃ اللہ نے تفصیل سے لکھا ہے:

اخبرنا علی بن المحسن القاضی، اخبرنا طلحۃ بن محمد بن جعفر الشاهد، قال: اسماعيل بن اسحاق كان منشؤه البصرة، وأخذ الفقه على مذهب مالك عن احمد ابن المعدل، وتقدم فی هذا العلم حتی صار علمًا فيه، ونشر من مذهب مالك وفضله مالم يكن بالعراق فی وقت من الأوقات، وصنف فی الاحتجاج لمذهب مالك والشرح له ما صار لأهل هذا المذهب مثالا يحتذونه، و طريقًا يسلكونه

''علی بن محسن القاضی نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد نے خبر دی فرمایا کہ اسماعیل بن اسحاق رحمۃ اللہ نے بصرہ میں پرورش پائی اور انہوں نے احمد بن معدل سے امام مالک رحمۃ اللہ کے مذہب کی فقہ حاصل کی۔ وہ اس علم میں اتنے بڑھ گئے کہ وہ اس علم میں سردار کہلائے اور آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ کے مذہب کو پھیلایا اور اسے وہ فضیلت بخشی جو عراق میں پہلے کسی وقت میں بھی نہ ہوئی تھی، نیز آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ کے مذہب پر دلائل سے مزین ایک کتاب تصنیف فرمائی

اور اسی مذہب کی ایک ایسی شرح بھی لکھی جس کی مثال اس مذہب والوں کے لئے پہلے موجود نہ تھی اور جس کی وہ پیروی کرتے۔"

(تاریخ بغداد، رقم الترجمہ:18 3 3، جلد6، صفحہ 283، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان:

(۵) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

فمن قوم یحملون الحدیث، ومن قوم یحملون علم القرآن والقراءات والفقه الی غیر ذلك مما یطول شرحه. فأما سدادة فی القضاء وحسن مذهبه فیه وسهولة الأمر علیه... تغنی عن ذکره.

"چنانچہ کچھ لوگ آپ سے حدیث سیکھتے اور کچھ لوگ علم قرآن، کچھ قراءات اور کچھ فقہ وغیرہ سیکھتے جس کی شرح طویل ہے۔ البتہ آپ کے احسن فیصلے اور آپ کے مذہب کا حسن اور آپ پر معاملات کا سھل ہو جانا...... آپ کے ذکر کے لئے کافی ہے۔"

(تاریخ بغداد، رقم الترجمہ:18 3 3، جلد6 صفحہ #)"، 284 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

مرویات:

آپ نے کئی احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند مرویات یہ ہیں:

اوّل: اخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن موسی بن هارون بن الصلت الاهوازی، حدثنا الحسین بن اسماعیل المحاملی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا عبداللہ بن رجاء، حدثنا عمران القطان، عن عمرو بن عبداللہ، عن قابوس بن ابی ظبیان، عن ابیه، عن عائشة قالت: کان رسول اللہ۔

"لایدع رکعتی الفجر فی السفر ولا فی الحضر، ولا فی الصحة ولا فی السقم۔"

"قابوس بن ابی ظبیان سے روایت ہے وہ اپنے ابا جان سے روایت

کرتے ہیں اور وہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں اور حضر میں، تندرستی میں اور علالت میں فجر کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے۔''

دوم: اخبرنا علی بن محمد بن عبد اللہ المعدل، اخبرنا محمد بن عمرو بن البختری الرزاز، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا سلیمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن حبیب بن ابی ثابت، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

''من سمع النداء فلم یجب فلا صلاۃ لہ۔''

''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے اذان سُنی پھر جواب نہیں دیا تو اس کی نماز ہی نہیں۔''

سوم: اخبرنا ابراهیم بن مخلد بن جعفر، حدثنا محمد بن احمد بن ابراهیم الحکیمی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا اسماعیل بن ابی اویس، حدثنا مالك عن یحییٰ ابن سعید، عن سعید بن المسیّب انه سمعه یقول:

انزلت هذه الآية: فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا۔ (الاسراء: 25)

''حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ بلاشبہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ آیت نازل کی گئی ہے:

''تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔''

اس شخص کے بارے میں جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے۔''

چهارم: اخبرنا القاضی ابو عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی بالبصرة حدثنا علی بن اسحاق المادرائی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا الفروی، اخبرنا مالك، عن نافع، عن ابن عمر قال: "ماشبعت منذ قتل عثمان۔"

"حضرت نافع رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "جب سے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے ہیں میں نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔"

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:3318، جلد6، صفحہ "283"، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

اہلبیتِ نبوّت سے محبت وعقیدت:

اہلسنت و جماعت کے تمام ائمہ خواہ وہ ائمہ تفسیر ہوں، خواہ ائمہ حدیث ہوں، خواہ ائمہ فقہ ہوں یا خواہ ائمہ تصوف ہوں سب کے سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام و اہلبیتِ عظام رضی اللہ عنہم سے محبت و عقیدت رکھتے تھے اور رکھتے ہیں امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی رحمۃ اللہ کی محبت و عقیدتِ اہلبیت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

قال نفطویه: کان اسماعیل کاتب محمد بن عبدالله بن طاهر، فحدثنی ان محمدًا سأله عن حدیث: "أنت منی بمنزلة هارون من موسی" وحدیث: "من کنت مولاه"۔ فقلت: الأوّل أصح، والآخر دونه۔ قال: فقلت لاسماعیل: فیه طرق، رواه البصریون والکوفیون؟

فقال: نعم، وقد خاب وخسر من لم یکن علی مولاه۔

"نفطویہ کہتے ہیں اسماعیل، محمد بن عبداللہ بن طاہر کے کاتب تھے چنانچہ انہوں نے مجھے بیان کیا کہ محمد نے ان سے حدیث: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا) تم میرے لئے ایسے ہو جیسے

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام تھے اور حدیث:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) جس کا میں مولا ہوں (اس کا علی مولا ہے) کے متعلق پوچھا تو میں (اسماعیل) نے کہا کہ پہلی حدیث اصح (زیادہ صحیح) ہے اور دوسری اس سے کم۔ تو میں نے (اسماعیل سے) کہا اس میں اور بھی طرق ہیں جن کو بصریوں اور کوفیوں نے روایت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، ''ناکام و نامراد ہو وہ شخص جس کے علی مولا نہیں ہیں''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ4 08، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و منزلت:

آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام و مرتبہ تھا اس پر یہ واقعہ بڑی گہری مماثلت رکھتا ہے:

یوسف بن یعقوب کہتے ہیں کہ:

قرأت توقیع المعتضد الی عبید الله بن سلیمان بن وهب الوزیر۔ واستوص بالشیخین الخیر ین القاضیین: اسماعیل بن اسحاق الاذدی، وموسی بن اسحاق الخطمی خیرًا، فانهما ممن اذا اراد الله بأهل الأرض سوأً دفع عنهم بدعائهما۔

''میں نے معتضد کا خط پڑھا جو اس نے عبید اللہ بن سلیمان بن وهب وزیر کے نام لکھا تھا کہ میں تمہیں دو بہترین بزرگ ہستیوں: (۱) قاضی اسماعیل بن اسحاق ازدی (۲) اور قاضی موسیٰ بن اسحاق الخطمی سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ بلاشبہ یہ دونوں ان لوگوں میں سے ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو اہل زمین سے ان دونوں کی دعا کی وجہ سے دور کر دیتا ہے۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3 جلد6، صفحه 285، صفحه 286، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (سیر اعلام النبلاء رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحه08 4، مطبوعه دار الحدیث قاہرہ) (المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، سنة 282، ذکر من توفی فی ھذہ السنة من الأکابر جلد7، صفحه280، صفحه281، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

آپ کے لیے قیام تعظیمی:

نفطویہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنت مع المبرد فمر به اسماعیل بن اسحاق القاضی، فوثب إلیه و قبّل یدہ وأنشدہ:

فلما بصرنا به مقبلًا
حللنا الحنبی وابتدرنا القیاما
فلا تنکرنّ قیامی له
فانّ الکریم یجلُّ الکراما

میں مبرد کے ساتھ تھا تو اسماعیل بن اسحاق قاضی ان کے پاس سے گزرے تو وہ ان کی طرف لپکے اور ان کے ہاتھوں کو چوم لیا اور یہ شعر پڑھے:۔

''پس جب ہم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو ہم نے اپنے کپڑے سمیٹ لئے اور ہم فوراً کھڑے ہو گئے چنانچہ تم ہرگز انکار نہ کرنا میرے ان کے لئے قیام کا کیونکہ بلا شبہ کریم کے لئے تکریم کا اظہار ہونا ہی چاہیے''۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3، جلد6، صفحه 286، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

اس واقعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ بزرگوں کے ہاتھوں کو چومنا، بوسہ دینا اور ان کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جانا شرک و بدعت نہیں بلکہ جائز ہے، ورنہ اتنا بڑا محدث بھلا چپ رہ سکتا تھا؟

منصب قضاء:

آپ دونوں مشرقی و مغربی بغداد کے قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے، احمد بن کامل

فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق بغداد کی دونوں جانبوں کے قاضی تھے۔ ابو العباس محمد بن یعقوب الامم فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق تقریباً پچاس سال قضاء کے منصب پر فائز رہے جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی آپ قاضی کے عہدہ پر ہی متمکن تھے۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3 جلد 6 صفحہ 285 و صفحہ7 2 8 ، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

وصال:

آپ کا وصال باکمال ذی الحجہ کے مہینے کے ختم ہونے سے آٹھ دن قبل منگل کی رات، نماز عشاء کے آخری وقت ۲۸۲ھ میں ہوا۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3 ، جلد6، صفحہ7 8 2، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ08 4، مطبوعه دار الحدیث قاهره)

خادم مسلک اہلسنت

محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

فَضلُ الصَّلاۃِ عَلَی النَّبِیّ ﷺ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللّٰھمّ صلِّ علی سیّدنا محمّدٍو آلہ وسلّم

أخبرنا الشیخ الامام العالم الحافظ عبد الغنی بن عبد الواحد ابن علی بن سرور المقدسی أیدہ اللہ قال: أخبرنا الشیخ ابو الحسن علی بن ھبۃ اللہ بن عبد الصمد الکاملی بالقاھرۃ فی شھر ربیع الاول من سنۃ احدی و تسعین و خمسمائۃ بقصر بنی عبید، قال أنبأنا أبو صادق مرشد بن یحی بن القاسم المدینی فی مصر، أنبانا أبو اسحاق ابراھیم بن سعید بن عبد اللہ الحبال قال: أنبانا أبو محمد عبد الرحمٰن بن عمر بن محمد بن سعید التجیبی البزار، المعروف بابن النحاس، قال: قُرِئَ علی أبی القاسم اسماعیل بن یعقوب ابن ابراھیم بن احمد بن البختری البغدادی المعروف بابن الجراب، و انا اسمع فی شھر ربیع الآخر من سنۃ تسع و ثلاثین و ثلاثمائۃ، أنبأنا اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی قال:

ہمیں شیخ، امام عالم حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی نے خبر دی اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں شیخ ابوالحسن علی بن ہبۃ اللہ بن عبدالصمد الکاملی نے ربیع الاول کے ماہ میں ۵۹۱ھ کو قصر بنی عبید قاہرہ میں خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابوصادق مرشد بن یحییٰ بن

القاسم المدینی نے مصر میں خبر دی، (وہ فرماتے ہیں): ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن سعید بن عبد اللہ الحبال نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عمر بن محمد سعید التجیبی البزار المعروف بابن النحاس نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ابو القاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری البغدادی المعروف بابن الجراب کے سامنے ۳۳۹ھ کو ربیع الآخر کے مہینے میں یہ کتاب پڑھی گئی اور میں سُن رہا تھا، (ابن الجراب کہتے ہیں): ہمیں اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی نے خبر دی انہوں نے فرمایا:

باب 1: ذکر ان الصلاۃ علیہ ﷺ بعشر امثالھا

”ذکر اس بات کا کہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا ثواب دس گنا ہے۔“

حدیث نمبر 1:

انبأنا اسماعیل بن ابی أویس حدثنی أخی عن سلیمان بن بلال عن عبد اللہ بن عمر عن ثابت البنانی:

قال أنس بن مالك قال أبو طلحة: ”ان رسول الله ﷺ خرج علیھم یومًا یعرفون البِشر فی وجھه، فقالوا: انا نعرف الآن فی وجھك البِشر یا رسول الله! قال: أجل أتانی الآن آت من ربی فاخبرنی انه لن یصلی علیّ أحد من أمتی الا ردّھا الله علیه عشر أمثالھا“.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں! (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! ابھی تھوڑی دیر قبل میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام) آیا اور اس نے مجھے یہ خبر دی کہ میری امت میں سے جو کوئی بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس پر اس درود کے بدلہ میں دس گنا درود

(بصورت رحمت) لوٹا دے گا۔"

(البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث 1561، جلد 2، ص 212، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ ص 116، مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 2:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: أنبانا حماد بن سلمة، عن ثابت البنانی، عن سلیمان مولی الحسن بن علی، عن عبد اللہ ابن أبی طلحة، عن ابیه:

"أن رسول اللہ ﷺ جاء یومًا و البِشر یری فی وجهه، فقالوا: یا رسول اللہ انا نری فی وجهك بِشرًا لم نكن نراه، قال: أجل انه اتانی ملك فقال: یا محمّد ان ربك یقول: اما یرضیك الا یصلّی علیك أحد من أمتك الا صلّیت علیه عشرًا، ولا یسلّم علیك الا سلّمت علیه عشرًا"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ ایک روز تشریف لائے اور خوشی کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر نمایاں تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے چہرہ مبارک پر ایسی خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں جو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے! تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! ابھی میرے پاس ایک فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) آیا اور اس نے کہا: اے محمد ﷺ بے شک آپ ﷺ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ ﷺ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ آپ ﷺ کی امّت میں سے جو کوئی بھی آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجے تو میں اس کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود اور دس مرتبہ سلام (بصورت

رحمت) بھیجوں؟"

(احمد بن حنبل: المسند، حدیث أبی طلحة زید بن سھل الأنصاری رقم الحدیث: 16361-3 36 16 ص 1121-1122 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع ، الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب: فضل التسلیم علی النبی ﷺ رقم الحدیث: 1284، ص8 25، باب: الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ رقم الحدیث: 1296، ص1 26 ، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع، الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ رقم الحدیث: 2773، جلد2 ، ص8 40 ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ ، کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، ذکر تفضل اللہ جل و علا علی المسلّم علی رسوله مرة واحدة بأمنه من النار عشر مرّاة نعوذ باللہ منھا ، رقم الحدیث: 915 ، ص1 35 ، مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوّع و الامامة ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ جلد2 ، ص98 3 ، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ، ملتان) (التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ و فضلھا، الفصل الاول ص 86 ، مطبوعہ اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ، کراچی) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ جلد2 ، ص 325 ، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ ، کوئٹہ) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث26 36 ، جلد3، ص29 ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ ، کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ، رقم الحدیث491 5 ، جلد5 ، ص 216، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ) (الرؤیانی: المسند، مسند ابی طلحة رقم الحدیث: 978، جلد2 ، ص102، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 3:

حدثنا اسحاق بن محمد الفروی، قال ثنا أبو طلحة الأنصاری، عن أبیه، عن أسحاق بن عبد اللہ بن أبی طلحة، عن ابیه عن جده، قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"من صلّی علیّ واحدة صلی اللہ علیه عشرًا ، فلیکثر عبد ذلك، أو لیقل"

ترجمہ: "حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اُن (اسحاق) کے دادا (سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو

شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے پس (اب امتی کے اختیار میں ہے) چاہے تو وہ کثرت تعداد سے مجھ پر درود بھیجے یا کم تعداد میں۔"

(البیھقی: شعب الایمان باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ جلد2 ص 211 رقم الحدیث: 1559 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص 116-117 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث: 46 ص 35 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 4:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، قال: ثنا سلمة بن وردان، قال سمعت انس بن مالك، قال:

"خرج النبی ﷺ يتبرز، فلم يجد احدًا يتبعه، فهرع عمر فاتبعه بمطهرة يعنى اداوة فوجده ساجدًا فى شَرَبَّةٍ، فتنحى عمر فجلس وراءه حتى رفع رأسه قال: فقال: احسنت يا عمر حين وجدتنى ساجدًا فتنحَّيت عنى، ان جبريل علیہ السلام أتانى فقال: من صلّى عليك واحدة صلّى الله عليه عشرًا، ورفعه عشر درجات"

ترجمہ: "حضرت سیدنا سلمۃ بن وردان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جانے لگے، دیکھا تو ساتھ جانے کے لئے کوئی بھی موجود نہ تھا تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جلدی جلدی آگے بڑھے اور وہ پانی والا برتن لائے تھے پھر انہوں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھاس والی زمین پر سجدہ فرما تھے۔ پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر کچھ فاصلے پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر

اقدس اٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تو نے جب میں سجدے میں تھا پیچھے ہٹ کر بہت اچھا کیا۔ بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس درود کے بدلے میں دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) بھیجتا ہے اور دس درجات بلند فرما دیتا ہے۔''

(ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 37، ص32 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، بقیة ذکر من اسمہ محمد، رقم الحدیث 6602 جلد5 ص86 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الصغیر، باب المیم من اسمہ: محمد، رقم الحدیث: 1016، ص894 مطبوعہ مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض) (البخاری: الادب المفرد، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 642 ص716 مطبوعہ المکتبة الاثریة سانگلہ ہل) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب: سجود الشکر رقم الحدیث: 3717 جلد2 ص480 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5485 جلد5 ص215 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار باب: فی الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 3980 جلد2 ص117-121 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر 5:

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنی أنس بن عیاض، عن سلمة بن وردان حدثنی مالك بن أوس بن الحدثان، عن عمر بن الخطاب، قال: "خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبرز، فاتبعته باداوة، فوجدته قد فرغ، و وجدته ساجدًا لله فی شَرَبَّةٍ، فتنحّیت عنه، فلما فرغ، رفع رأسه فقال: احسنت یا عمر حین تنحیت عنی، ان جبریل أتانی فقال: من صلی علیك صلاة، صلی الله علیه عشرًا، و رفعه عشر درجات"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے نکلے پس میں پانی والا

برتن لے کر پیچھے ہولیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا (اس حالت میں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فراغت پا چکے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گھاس والی زمین پر سجدہ ریز ہیں میں آپ سے پیچھے ہوگیا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ سے فارغ ہوئے اور اپنا سر اقدس اٹھایا تو فرمایا: اے عمر تم نے پیچھے ہٹ کر اچھا کیا ہے بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بھی بلند فرماتا ہے۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص 114 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ باب: سجود الشکر، رقم الحدیث 717 3 جلد 2 ص 80 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 485 5 جلد 5 ص 215 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الصغیر، رقم الحدیث: 1016 ص 89 4 مطبوعہ مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض)

باب 2: صلاة الملائكة على من صلى عليه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''فرشتوں کا درود اس شخص پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے''

حدیث نمبر 6:

حدثنا عاصم بن علي، قال: ثنا شعبة بن الحجاج، عن عاصم بن عبيد الله بن عامر بن ربيعة، عن أبيه، قال سمعت النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول:

"ما من عبد يصلّي عليّ الا صلّت عليه الملائكة ما صلّى عليّ، فليقل من ذلك أو ليكثر"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے والد سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب کوئی بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو درود بھیجنے کی مدت تک فرشتے اس بندہ پر درود بھیجتے رہتے ہیں اب بندہ کی مرضی ہے چاہے کم درود بھیجے یا زیادہ۔''

(ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة، باب: الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحديث: 907 ص 158 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (ابن جعد: المسند، شعبة عن عاصم بن عبيد الله رقم الحديث: 986 ص 136 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الطيالسي: المسند، حديث عامر بن ربيعة البدري رقم الحديث: 1238 ص 639-638 جلد 1 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الطبراني: المعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم الحديث: 1654 ص 4490 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حديث عامر بن ربيعة، رقم الحديث: 15680-15689 ص 1058 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (البغوي: معالم التنزيل المعروف به تفسير بغوي، زير آيت (سورة الاحزاب 56) جلد 3 ص 468 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن ابي شيبة: المصنف، كتاب: صلاة التطوع والامامة، باب: في ثواب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد 2 ص 398 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (المنذري: الترغيب والترهيب من

الحدیث الشریف، کتاب: الذکر و الدعاء باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ جلد2 ص327 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابو یعلی: المسند، حدیث عامر بن ربیعۃ رقم الحدیث: 7192 ص1307 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزھد باب: فضل ذکر اللہ، رقم الحدیث: 1026 ص303 مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ پشاور) (البیہقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث7 5 15 جلد2 ص211 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث82 4 5 جلد5 ص214 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر7:

حدثنا یحی بن عبد الحمید، قال: ثنا عبد العزیز بن محمد عمرو بن أبی عمرۃ، عن عبد الواحد بن محمد عن عبد الرحمن ابن عوف قال: أتیت النبی ﷺ وھو ساجد فأطال السجود، قال: أتانی جبریل قال: من صلی علیک صلیت علیہ، و من سلم علیک سلمت علیہ، فسجدت للہ شکرًا۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو پایا اس حالت میں کہ آپ ﷺ سجدہ ریز تھے پس آپ ﷺ نے لمبا سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ابھی میرے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا تو میں اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجوں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر سلام (بصورت سلامتی) بھیجوں گا پھر میں نے (اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر شکر بجالاتے ہوئے (اتنا لمبا) سجدہ کیا۔“

(عبد بن حمید: المسند، مسند عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رقم الحدیث7 15 جلد1 ص171 مطبوعہ دار بلنسیۃ للنشر و التوزیع الریاض) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب: سجود الشکر، رقم الحدیث: 3714 جلد: 2 ص479 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن

العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5483-484 5 جلد5 ص 214 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (احمد بن حنبل: المسند، مسند عبد الرحمن بن عوف الزهری ﷺ، رقم الحدیث: 1662-4 6 16 ص9 13 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتسبیح و التکبیر و التهلیل و الذکر، رقم الحدیث:7 205 جلد2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ باب: سجود الشکر، جلد2 ص71 3 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حدیث نمبر 8:

حدثنا أبو ثابت قال: ثنا عبد العزیز بن أبی حازم، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبیه، عن أبی هریرة: أن رسول الله ﷺ قال: "من صلّی علیّ صلی الله علیه عشرًا"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر (ایک مرتبہ) درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔"

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحدیث:912 ص 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن جوزی: المصابیح السنة، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ و فضلها، رقم الحدیث: 26 6 جلد1 ص 116 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی هریرة رضی اللہ عنہ رقم الحدیث:8882 ص 06 6 رقم الحدیث:10287 ص88 6 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلا له و توقیره، رقم الحدیث:3 5 15 جلد2 ص209 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث: 17282 جلد10 ص 180-181 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر تفضل الله جل و علا علی المصلی علی صفیة مرة واحدة بمغفرته عشر مرار، رقم الحدیث: 906، ص349 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 2772 جلد2 ص 408 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث:8809 ص38 6 مطبوعہ دار التوفیقیة للتراث قاہرہ)

حدیث نمبر 9:

حدثنا عیسیٰ بن میناء قال: ثنا محمد بن جعفر، عن العلاء، عن أبیه، عن أبی ہریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال:

"من صلّی علیّ واحدۃ صلّی اللہ علیہ عشرًا"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) بھیجتا ہے۔"

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد، رقم الحدیث: 912 ص 173 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابی داؤد: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: فی الاستغفار، رقم الحدیث: 1530 ص 313 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: الادب المفرد، باب: من ذکر عندہ النبی ﷺ فلم یصل علیہ، رقم الحدیث: 645 ص 167 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1553 جلد 2 ص 209 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 2772 جلد 2 ص 408 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 485 ص 169 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن کتاب الصلاۃ (کتاب السھو) باب: الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1297 ص 261 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح کتاب الرقائق، باب: ذکر تفضل اللہ جل و علا علی المصلی علی صفیہ مرۃ واحدۃ بمغفرتہ عشر مرار، رقم الحدیث: 906، ص 349 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 8854، ص 604 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، باب: الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 293 ص 98 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، صیدا رقم الحدیث: 8809 ص 638 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ الخ جلد 2 صفحہ 323 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا، الفصل الاول، صفحہ 86 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:

498 5 جلد 5 صفحہ 217 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 10:

حدثنا علی بن عبد اللہ قال: ثنا زید بن الحباب: حدثنی موسی بن عبیدۃ، قال: أخبرنی قیس بن عبد الرحمن ابن ابی صعصعۃ عن سعد بن ابراھیم عن أبیہ عن جدہ عبد الرحمن ابن عوف قال:

"کان لا یفارق فیء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باللیل و النھار خمسۃ نفر من أصحابہ أو أربعۃ لما ینوبہ من حوائجہ، قال: فجئت فوجدتہ قد خرج فتبعتہ، فدخل حائطا من حیطان الأسواف، فصلی فسجد سجدۃ أطال فیھا، فحزنت وبکیت فقلت: لأری رسول اللہ قد قبض اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحہ، قال: فرفع رأسہ، و تراءیت لہ، فدعانی، فقال: مالک؟ قلت: یا رسول اللہ سجدت سجدۃ أطلت فیھا فحزنت، و بکیت، وقلت: لأری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد قبض اللہ روحہ قال: ھذہ سجدۃ سجدتھا شکرًا لربّی فیما آتانی فی أمتی، من صلّی علیّ صلاۃ کتب اللہ لہ عشر حسنات"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے پانچ یا چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات کی تکمیل کے لئے دن رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے۔ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر پہلے گھر سے نکل چکے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل پڑا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''اسواف'' کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے نماز ادا کی اور ایک طویل سجدہ کیا۔ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں غمگین ہو گیا اور رونے

لگا مجھے یہ (صورتحال دیکھ) کر اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح مبارک کو قبض کر لیا ہے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اقدس سجدہ سے اٹھایا میں آپ کو نظر آیا آپ ﷺ نے مجھے بلا کر پوچھا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا جس کی وجہ سے میں غمگین ہو گیا اور رو پڑا شاید اللہ رب العزت نے اپنے رسول ﷺ کی روح مبارک قبض کر لی ہے۔

تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ سجدہ شکر ہے جو میں نے اللہ تعالیٰ کی اس عطا کے شکرانے کے طور پر ادا کیا ہے جو اس نے میری اُمت کے بارے میں مجھے عطا فرمائی ہے۔ کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا تو اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا۔"

(ابو یعلی: المسند، مسند عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 9 85 ص 195 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ﷺ ... الخ، جلد 2 ص 24 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة باب: صلاة الشکر رقم الحدیث: 81 36 جلد 2 ص 72 4 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ ﷺ، ص 113-112 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البزار: المسند، مسند عبد الرحمن بن عوف، رقم الحدیث: 1006 جلد 3 ص 219 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 484 5 جلد 5 ص 214- 215 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر 11:

حدثنا مسدد، قال: ثنا بشر بن المفضل، قال: ثنا عبد الرحمن بن اسحاق، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن ابیه عن ابی هریرة، قال:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"من صلّی علیّ مرة واحدة کتب اللہ له عشر حسنات".

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔''

(ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر کتبة اللہ جل و علا الحسنات لمن صلی علی صفیه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرة واحدة، رقم الحدیث: 905 ص 349، رقم الحدیث 913، ص 135 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... الخ، جلد 2 ص 323 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة (کتاب الوتر) باب: ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 484 ص 169 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابو یعلی: المسند، شهر بن حوشب، عن ابی هریرة رقم الحدیث: 6520 ص 1140 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 7561-7562، ص 245 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض)

حدیث نمبر 12:

حدثنا عبد الرحمن بن واقد العطار، قال: ثنا هشیم، قال: ثنا العوام بن حوشب، حدثنی رجل من بنی أسد عن عبد الرحمن بن عمرو، قال:

"من صلّی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب (اللہ) له عشر حسنات، و محا عنه عشر سیّئات، و رفع عشر درجات".

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرما دیتا ہے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاة علی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص 115 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الصلاۃ التطوع و الامامۃ باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد2 ص99 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث:7 6 ص 43 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 13:

حدثنا علی بن عبد اللہ، قال: ثنا سفیان، عن یعقوب بن زید بن طلحۃ التیمی، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"أتانی آتٍ من ربی فقال: ما من عبد یصلّی علیک صلاۃ الا صلّی اللہ علیہ بہا عشرًا۔

فقام الیہ رجل فقال:

یا رسول اللہ أجعل نصف دعائی لک؟ قال: ان شئت

قال: ألا أجعل ثلثی دعائی لک؟ قال: ان شئت

قال: ألا أجعل دعائی لک کلہ؟

قال: اذن یکفیک اللہ ہمّ الدنیا وہمّ الآخرۃ"

قال شیخ، کان بمکۃ یقال لہ منیع، لسفیان: عمن اسندہ؟

قال: لا أدری

ترجمہ: "حضرت سیدنا یعقوب بن زید بن طلحۃ التیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کہ میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بندہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) نازل فرمائے گا۔

(یہ سن کر) ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا

میں اپنی دعا کا آدھا حصہ آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے خاص نہ کرلوں حضور ﷺ نے فرمایا تیری مرضی ہے۔

آدمی نے پھر عرض کیا میں اپنی دعا کا تہائی حصہ آپ ﷺ پر درود بھیجنے لئے خاص نہ کردوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا تیری مرضی ہے۔

آدمی نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنی تمام دعا آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے خاص نہ کردوں؟ تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر یہ درود تمہارے دنیا و آخرت کے غموں کے علاج کے لئے کافی ہوگا۔

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:87 4 5 جلد 5 ص 215 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشهد، باب: الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 114 3 جلد2 ص 215 مطبوعه ادارة القرآن و العلوم الاسلامیه کراچی) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبریٰ، مقدمة المصنف، جلد1 ص128 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

مکہ مکرمہ کے منیع نامی شیخ نے سفیان (بن عینیہ) سے پوچھا: اس (یعقوب بن زید) نے اس (حدیث) کی سند کس سے بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔"

حدیث نمبر 14:

حدثنا سعید بن سلام العطار، قال ثنا سفیان: یعنی الثوری عن عبد الله بن محمد بن عقیل، عن الطفیل بن أبی بن کعب، عن أبیه قال:

"کان رسول الله ﷺ یخرج فی ثلثی اللیل فیقول:

جاءت الراجفة، تتبعها الرادفة، جاء الموت بما فیه، وقال أبیؓ:

یا رسول الله انی أصلّی من اللیل: أفأجعل لك ثلث صلاتی؟

قال رسول الله ﷺ: الشطر

قال: أفأجعل لك شطر صلاتی؟

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الثلثان اکثر

قال: أفأجعل لك صلاتی کلها؟

(قال:) اذن یغفر لك ذنبك كله"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کا دوتہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، اس کے پیچھے صور کی دوسری آواز ہو گی، موت اپنے آثار کے ساتھ آ گئی ہے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں رات کو نماز پڑھتا ہوں تو کیا میں اپنی نماز کا ایک تہائی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے لئے خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدھا حصہ'' میں نے عرض کیا: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنی آدھی نماز مقرر کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دوتہائی اکثر ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنی ساری نماز خاص کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب صفة القیامة، باب: فی الترغیب فی ذکر اللہ و ذکر الموت آخر اللیل، و فضل اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 7 5 24 ص 6 73 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبریٰ، مقدمة المصنف، جلد1 ص128 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ... الخ، جلد2 ص27 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار، باب: فی الصلاة علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 994 3 جلد2 ص120 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الاحزاب، رقم الحدیث: 29 3 6 جلد3 ص0 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب

الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص 125 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی حب النبی ﷺ، فصل فی براءۃ نبینا ﷺ فی النبوۃ، رقم الحدیث: 1499 جلد2 ص187۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5488-5489 جلد 5 ص 216 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 15:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، قال ثنا سلمة بن وردان، قال سمعت أنس بن مالك يقول:

"ارتقى النبی ﷺ علی المنبر درجة فقال: آمین، ثم ارتقی الثانیة فقال: آمین، ثم ارتقی الثالثة فقال: آمین، ثم استوی فجلس، فقال أصحابه: علی ما أمَّنت؟ قال: أتانی جبریل فقال: رغم أنف امرئ ذکرت عنده فلم یصلِّ علیك، فقلت آمین، فقال: رغم أنف امرئ أدرك ابو یه فلم یدخل الجنة، فقلت: آمین، فقال: رغم أنف امرئ ادرك رمضان فلم یغفر له، فقلت، آمین"

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سناوہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منبر کے ایک درجہ پر قدم رکھا اور فرمایا: آمین۔ پھر دوسرے درجہ پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: آمین۔ پھر تیسرے درجہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا آمین۔ پھر آپ ﷺ (منبر شریف پر) سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آمین کس بات پر فرمائی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے پس میں نے

کہا: آمین! اور انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین (یا ان میں سے ایک کا) زمانہ پایا ہو اور جنت میں داخل نہ ہوا، تو میں نے کہا: آمین! اور انہوں کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو، تو میں نے کہا: آمین!''

(الهیثمی: کشف الاستار، کتاب الادعیة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 3168 جلد 4 ص 49 مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ﷺ، جلد 2 ص 330 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاة علیه عند ذکره ص 147، مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: 31 ص 31-32 مطبوعه المکتبة العصریه صیدا بیروت)

حدیث نمبر 16:

حدثنا مسدد قال: ثنا بشر بن المفضل قال: ثنا عبد الرحمن بن اسحاق عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال: قال: رسول الله، ﷺ:

"رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصلِّ عليّ، و رغم أنف رجل أدرك أبويه عند الكبر فلم يدخلاه الجنة، و رغم أنف رجل دخل عليه رمضان، ثم انسلخ قبل أن يغفر له."

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور اس شخص کی ناک (بھی) خاک آلودہ ہو جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آ جائے اور وہ ان کے ذریعے (خدمت گزاری کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ اس آدمی کی

ناک خاک آلودہ ہو کہ جو رمضان المبارک کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان المبارک (کا مہینہ) ختم ہو جائے۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب: رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث: 45 35 ص0 105 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح کتاب الرقائق، باب: ذکر خبر ثان یصرح بمعنی ما ذکرناہ، رقم الحدیث: 908 ص9 349 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ﷺ ... الخ، جلد2 ص331 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 02 5 5 جلد5 ص 218-219 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة، رقم الحدیث: 1 5 74 ص17 5 رقم الحدیث 7 5 85 ص 5 85 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء و التسبیح و التکبیر و التهلیل و الذکر، رقم الحدیث: 3 205 جلد2 ص 106 مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر 17:

حدثنا المقدمی قال: ثنا یزید بن زریع قال: ثنا عبد الرحمن بن اسحاق باسنادہ نحوہ

ترجمہ: "ہمیں المقدمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن بن اسحاق نے اسی سند کے ساتھ اس طرح کی حدیث بیان کی۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب: رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث: 45 35 ص0 105 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر خبر ثان یصرح بمعنی ما ذکرناہ، رقم الحدیث: 908 ص9 349 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 18:

حدثنا ابو ثابت قال: ثنا عبد العزیز ابن أبی حازم عن کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن أبی هریرة

"أن رسول الله ﷺ رقى المنبر فقال: آمين، آمين، آمين، فقيل له: یا رسول الله ما کنت تصنع هذا فقال: قال لی جبریل: رغم أنف عبد دخل علیه رمضان لم یغفر له، فقلت: آمین، ثم قال: رغم أنف عبد أدرك أبویه أو أحدهما لم یدخلاه الجنة، فقلت آمین، ثم قال: رغم أنف عبد ذکرت عنده فلم یصل علیك، فقلت، آمین۔"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور (تین دفعہ) فرمایا: ''آمین، آمین، آمین''۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ جب آپ ﷺ منبر پر جلوہ فرما ہوئے تو آپ ﷺ نے یہ کیا کیا؟ (یعنی تین بار آمین فرمایا)
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا: جو شخص رمضان مبارک کا مہینہ پائے اور اس کی بخشش نہ ہو اس کی ناک خاک آلود ہو۔ میں نے کہا: ''آمین''۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جو بندہ اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کریں (ان کی خدمت گزاری کی وجہ سے وہ اسے جنّت میں جانے کی دعا نہ دیں) اس کی ناک خاک آلود ہو تو میں نے کہا: آمین۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا: اس بندہ کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل ورسوا ہو) جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے پھر وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا: ''آمین''۔

(ابن خزیمة: الصحیح، کتاب الصیام، باب: استحباب الاجتهاد فی رمضان لعل الرب عز و جل برافته و رحمته، رقم الحدیث: 1888 جلد3 ص192 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر رجاء دخول الجنان المصلی علی المصطفیٰ ﷺ عند ذکره مع خوف دخول النیران عند اغضائه عنه کما کلما ذکره، رقم الحدیث: 907 ص349 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (البخاری:

الادب المفرد، باب: من ذکر عندہ النبی ﷺ فلم یصل علیہ، رقم الحدیث: 6 24 ص 8 16 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ . . . الخ، جلد 2 ص 331 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ (الشربینی: تفسیر الخطیب الشربینی المعروف بہ تفسیر السراج المنیر، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 56) جلد 3 ص 337 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب: فیمن ذکر عندہ فلم یصل علیہ، رقم الحدیث: 19 173 جلد 10 ص 189 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ، ابواب مرضہ و وفاتہ، الباب الرابع و الاربعون: فی ذم من ذکر عندہ فلم یصل علیہ رقم الحدیث 9 5 15 ص 824 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: کشف الاستار، کتاب: الادعیۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 9 16 3 جلد 4 ص 9 4 مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ بیروت)

حدیث نمبر 19:

حدثنا محمد بن اسحاق قال: ثنا ابن أبي مریم قال: ثنا محمد بن ھلال حدثني سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن أبیہ عن کعب بن عجرۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"احضروا المنبر، فحضرنا، فلما ارتقی الدرجۃ قال: آمین، ثم ارتقی الدرجۃ الثانیۃ فقال: آمین، ثم ارتقی الدرجۃ الثالثۃ فقال: آمین، فلما فرغ نزل عن المنبر، قال: فقلنا لہ: یا رسول اللہ لقد سمعنا منک الیوم شیئًا ما کنا نسمعہ، قال: ان جبریل عرض لی فقال: بعد من ادرک رمضان فلم یغفر لہ، فقلت: آمین، فلما رقیت الثانیۃ قال: بعد من ذکرت عندہ فلم یصلِّ علیک، فقلت: آمین، فلما رقیت الثالثۃ قال: بعد من أدرک أبویہ الکبر أو أحدھما فلم یدخلاہ الجنۃ، فقلت: آمین!"

ترجمہ: "حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منبر لے آؤ تو ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) منبر لے

آئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہلے درجہ پر جلوہ فرما ہوئے تو کہا: آمین، پھر دوسرے درجے پر جلوہ گر ہوئے تو فرمایا: آمین، پھر تیسرے درجے پر جلوہ فگن ہوئے تو فرمایا: آمین، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خطبہ سے) فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے۔ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آج آپ کو ایسی چیز فرماتے ہوئے سنا ہے جو اس سے قبل ہم نہیں سنتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو کہا: (رحمتِ الٰہی سے) دور ہو جائے وہ شخص جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے پھر اس کی مغفرت نہ کی جائے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے درجے پر گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: (رحمتِ الٰہی سے) دور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں تیسرے درجے پر گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: (رحمتِ الٰہی سے) دور ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے پھر وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکیں تو میں نے کہا: آمین!"

(الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر و الصلة، رقم الحدیث: 14 74 جلد: 5 ص 80 مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... الخ، جلد 2 ص 330 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 3 ص 17 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاة علیه عند ذکره، ص 7 14 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 72 15 جلد 2 ص 215 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 20:

حدثنا جعفر بن ابراھیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر ابن أبی طالب عمن أخبرہ من أھل بلدہ عن علی بن حسین ابن علی أن رجلاً کان یأتی کل غداۃ فیزور قبر النبی ﷺ و یصلی علیه و یصنع من ذلك ما اشتھرہ علیه علی بن الحسین، فقال له علی بن الحسین: ما یحملك علی ھذا؟ قال: احب التسلیم علی النبی ﷺ فقال له علی بن الحسین: ھل لك أن أحدثك حدیثاً عن أبی؟ قال: نعم، فقال له علی بن حسین: أخبرنی أبی عن جدی أنه قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"لا تجعلوا قبری عیداً، و لا تجعلوا بیوتکم قبوراً، و صلوا علیّ و سلموا حیثما کنتم، فسیبلغنی سلامکم و صلاتکم"

ترجمہ: ''حضرت جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے شہر (یا اپنے اہلبیت کرام) کے اس فرد سے جس نے انہیں خبر بیان کی تھی۔ اس نے حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی (المعروف سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کی کہ ایک شخص ہر صبح نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرتا تھا اور آپ ﷺ پر درود پڑھتا تھا اور اس میں سے وہ کچھ کرتا تھا جسے حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے مشہور کر دیا (یا مشاہدہ فرمایا) تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: تم یہ کام کیوں کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تو حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: کیا میں تجھے اپنے والد (حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) سے ایک حدیث سناؤں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں

(سنایئے)! تو حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے خبر دی وہ میرے دادا (حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ (کہ سال میں صرف دو مرتبہ اس کی زیارت کرو بلکہ کثرت سے اس کی زیارت کیا کرو) اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ (کہ ان میں نماز ہی نہ پڑھو) اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود وسلام پڑھو تمہارا درود وسلام مجھے پہنچ جاتا ہے۔"

(ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامة، باب: عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اتیانہ، جلد2 ص 8 26 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلیٰ: المسند، مسند علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث:9 4 6 ص 124- 125 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:8 5 5 جلد5 ص 224 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام من یسلم علیہ وردہ السلام ص0 16 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (النبہانی: سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین، الباب الثانی: فیما ورد فی فضل الصلاۃ و التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الاحادیث النبویة، حرف: اللام، ص 94 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

حدیث نمبر 21:

حدثنا مسدد قال ثنا یحی عن سفیان حدثنی عبد اللہ ابن السائب عن زاذان عن عبد اللہ ھو ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: "ان للہ فی الارض ملائکة سیّاحین یبلغونی من امتی السّلام"

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔"

(احمد بن حنبل: المسند، مسند عبد اللہ بن مسعود، رقم الحدیث:3666 ص 277، رقم الحدیث:210 4 ص 315، رقم الحدیث:20 3 4 ص 23 3 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السہو) باب: التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 1283 ص8 25 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم

الحدیث: 2774 جلد2 ص09 4 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر البیان بأن سلام المسلم علی المصطفی ﷺ یبلغ ایاہ ذلک فی قبرہ، رقم الحدیث: 914 ص1 35 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث:27 36 جلد 3 ص 29 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ . . . الخ، جلد2 ص 326 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد2 ص 99 3، کتاب الفضائل باب: ما اعطی اللّٰہ تعالیٰ محمدًا ﷺ، جلد7 ص28 4 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلیٰ: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:210 5 ص1 95 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (البزار: المسند، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 1924 جلد: 5 ص07 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الألف، رقم الحدیث: 5 235 ص 176 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ و فضلھا، الفصل الثانی: ص 86 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ، رقم الحدیث:82 15 جلد2 ص218 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، رقم الحدیث: 9204 جلد:7 ص19 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث27 5 5 جلد5 ص 225 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی کوئٹہ) (الذھبی: معجم الشیوخ، ابراہیم بن احمد بن حاتم، ص97 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب3: عرض الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا پیش ہونا

حدیث نمبر 22:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا حسین بن علی الجعفی، قال: ثنا عبد الرحمن بن یزید بن جابر سمعته یذکر، عن أبی الأشعث الصنعانی، عن أوس بن أوس أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"ان من أفضل أیامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم، وفیه قبض، وفیه النفخة، و فیه الصعقة، فأکثروا علیّ من الصلاة فان صلاتکم معروضة علیّ، قالوا: یارسول الله کیف تعرض علیك صلاتنا وقد أرمت؟ یقولون: قد بلیت قال:

إنّ الله حرّم علی الارض أن تاکل اجساد الأنبیاء"

ترجمہ: ''حضرت ابو الاشعث صنعانی نے حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں جمعۃ المبارک کا دن سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح مبارک قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا؟ حالانکہ آپ کے جسدِ مبارک پر ایک زمانہ گزر چکا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"

(ابی داؤد: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: تفریع ابواب الجمعۃ و فضل یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث:7 104 ص219، کتاب الوتر، باب: فی الاستغفار، رقم الحدیث31 15 ص13 3 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب الجمعۃ)، باب اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعۃ، رقم الحدیث: 75 13 ص 279 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب اقامۃ الصلاۃ)، باب: فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث: 1084 ص188 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث:72 15 جلد1 ص 445 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب: الرقائق، باب: ذکر البیان بان صلاۃ من صلی علی المصطفیٰ ﷺ من أمته تعرض علیه فی قبره، رقم الحدیث: 910 ص0 35 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجمعۃ، رقم الحدیث:7 105، جلد1، ص87 3 مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث اوس بن أوس الثقفی، رقم الحدیث:2 16 16 ص 1106 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوع والامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد2 ص98 3، ص99 3 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، باب من اسمه اوس، باب: فضل الجمعۃ، رقم الحدیث89 5 جلد1 ص216-217 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت) (التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، باب الجمعۃ، ص ۱۲۰ مطبوعه اصح المطابع و کارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیهقی: السنن الکبریٰ، کتاب الجمعۃ باب: ما یومر به فی لیلۃ الجمعۃ و یومها من کثرۃ الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، جلد3 ص248-9 24 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الألف، رقم الحدیث:80 24 ص 185 مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاہره) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ... الخ، جلد2 ص29 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، باب: الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 295 ص98 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ، ابواب مرضه و وفاته ﷺ، الباب السادس و الاربعون: فی انه لا یبلی ﷺ، رقم الحدیث2 6 15 ص 825 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث17 5 5 جلد5، ص 223 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر 23:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا جریر بن حازم، قال سمعت

الحسن یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"لا تأکل الارض جسد من کلّمہ روح القدس"

ترجمہ: ''حضرت جریر بن حازم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے کلام کیا ہو، زمین اس کا جسم نہیں کھائے گی۔''

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 19 5 5 جلد 5 ص 223 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، فوائد نختم بھا، الباب الرابع (السادسۃ: رسول اللہ حیی علی الدوام)، ص 173 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (السیوطی: الخصائص الکبریٰ، ذکر ما وقع عند وفاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من المعجزات و الخصائص، باب: اختصاصہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعدم بلاء جسدہ جلد 2 ص 89 4 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث 9 5 ص 41 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 24:

حدثنا ابراھیم بن الحجاج قال: ثنا وھیب عن أیوب قال:

"بلغنی و اللہ أعلم أن ملکًا مؤکل بکل من صلّی علی النبی حتی یبلغہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ایوب (السختیانی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے مجھے پتا چلا ہے کہ ایک فرشتہ اس (کام) پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے تو اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام من یسلم علیہ وردہ السلام، ص 5 16 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، ص 4 5 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ

صیدا بیروت) (السیوطی: الخصائص الکبریٰ، ذکر ما وقع عند وفاته ﷺ من المعجزات و الخصائص، باب: حیاته ﷺ فی قبره و صلاته فیه و توکیل ملک بقبره یبلغه السلام علیه ورده علی من سلم علیه جلد 2 ص 490 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر 25:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زید، قال: ثنا غالب القطان، عن بکر بن عبد الله المزنی: قال رسول الله ﷺ:

"حیاتی خیر لکم، تحدثون و یحدّث لکم، فاذا أنامت کانت وفاتی خیرًا لکم، تعرض علیّ أعمالکم، فان رأیت خیرا حمدت الله، و ان رأیت غیر ذلك استغفرت الله لکم"

ترجمہ: ''حضرت بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری زندگی تمہارے لئے خیر ہے کہ تم مجھ سے ہم کلام ہوتے ہو اور میں تم سے ہم کلام ہوتا ہوں اور جب میں وصال پا جاؤں گا تو میرا وصال بھی تمہارے لئے خیر ہے کہ تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اگر میں بہتر اعمال دیکھوں تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں اور اگر اس کے علاوہ (برے اعمال) دیکھوں تو تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

(البزار: المسند، مسند عبد الله بن مسعود ﷺ رقم الحدیث: 1925 جلد 5 ص 308 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (العجلونی: کشف الخفاء و مزیل الالباس، حرف الحاء المهملة، رقم الحدیث: 1176 جلد 1 ص 327 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب علامات النبوة، باب: ما یحصل لأمته ﷺ من استغفار بعد وفاته، رقم الحدیث: 1425 جلد 8 ص 427 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء بأحوال المصطفی ﷺ، ابواب مرضه و وفاته ﷺ، الباب السابع و الاربعون: فی عرض أعمال امته علیه ﷺ، رقم الحدیث: 1564 ص 826 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الحاء، رقم الحدیث: 3771 ص: 282 مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاهره) (ابن سعد: الطبقات الکبریٰ، ذکر ما قرب لرسول الله ﷺ من اجله، جلد 2 ص 347 مطبوعه مکتبه عمریه کانسی روڈ کوئٹه) (الهندی:

کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الفضائل، الباب الاوّل: فی فضائل نبینا محمد ﷺ و اسمائه وصفاته البشرية، الفصل الثالث: فی فضائل متفرقة تنبئ عن التحديث بالنعم، رقم الحديث: 3 1900 جلد11، صفحه 183 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ أردو بازار لاهور) (السخاوی: القول البديع فی الصلاة علی الحبيب الشفيع، الباب الرابع: فی تبليغه ﷺ سلام من يسلم عليه ورده السلام صفحه165-6 16 مطبوعه دار الکتاب العربی بيروت، لبنان) (الهيثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الجنائز، باب: مايحصل لامته منه فی حياته وبعد ووفاته، رقم الحديث: 845، جلد1، صفحه97 3، مطبوعه دار الرسالة العالمية بيروت)

حدیث نمبر 26:

حدثنا الحجاج بن المنهال، قال: ثنا حماد بن سلمة، عن کثير أبي الفضل، عن بکر بن عبدالله: ان رسول الله ﷺ قال:

"حياتي خير لکم، و وفاتي لکم خير، تحدثون فيحدث لکم، فاذا أنامت عرضت عليّ اعمالکم فان رأيت خيرًا حمدت الله، وإن رأيت شرًا استغفرت الله لکم"

ترجمہ: ''حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری زندگی تمہارے لیے خیر ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے خیر ہے۔ (زندگی یوں خیر ہے کہ) تم مجھ سے ہم کلام ہوتے ہو اور میں تم سے ہم کلام ہوتا ہوں اور جب میں وصال فرما جاؤں گا تو تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے پس اگر میں بہتر اعمال دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور اگر میں برے اعمال دیکھوں گا تو میں تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا۔''

(عبد الهادی: الصارم المنکی، فصل: فی علم النبی ﷺ بمن يسلم عليه، ص 193 مطبوعه دار الباز للنشر و التوزيع مکة المکرمة) (الزرقانی: شرح العلامة الزرقانی، الفصل الرابع: ما اختص به ﷺ من الفضائل و الکرامات، جلد 7 ص 73 3 مطبوعه دار الکتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن عدی: الکامل فی الضعفاء الرجال، خراش بن عبد الله، جلد3 ص33 5 مطبوعه دار الکتب العلميه بيروت، لبنان) (السيوطی: الخصائص الکبریٰ، باب: حياته ﷺ فی قبره و صلاته فيه و توکيل ملک بقبره... الخ، جلد 2 ص 91 4

مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر 27:

حدثنا عبد الرحمن بن واقد العطار، قال: ثنا هشيم، قال: ثنا حصين بن عبد الرحمن، عن يزيد الرقاشي:

"ان ملكًا موكل يوم الجمعة، من صلّى على النّبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يبلغ النّبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: ان فلانًا من أمّتك صلّى عليك"

ترجمہ: حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک فرشتہ جمعۃ المبارک کے دن مقرر رہتا ہے جو کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اس کا درود پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے فلاں آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔"

(ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 2 ص 399، کتاب الفضائل، باب: ما أعطى الله تعالىٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 7 ص 443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث 85 ص 40، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات رقم الحدیث: 110 ص 45 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام من یسلم علیہ وردہ السلام، ص 165 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 28:

حدثنا مسلم، قال: ثنا مبارك عن الحسن، عن النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"أكثروا علىّ الصلاة يوم الجمعة"

ترجمہ: "حضرت سیدنا حسن (بصری رحمۃ اللہ) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔"

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، رقم الحدیث: 110 ص 45 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ

علی النبی ﷺ، جلد2 ص 399 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، باب: الاکثار من الصلاۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعۃ، رقم الحدیث: 381 ص 313 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی)

حدیث نمبر 29:

حدثنا سلم بن سلیمان الضبی، قال: ثنا أبو حرۃ، عن الحسن، قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"أکثروا علیّ الصلاۃ یوم الجمعۃ، فانها تعرض علیّ"

ترجمہ: "حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو بے شک وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

(ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب: فی الثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد2 ص399 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغہ ﷺ سلام من یسلم علیہ وردہ السلام ص 162 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

باب4: الامر بالصلاۃ فی البیوت

’’گھروں میں درود پاک پڑھنے کا حکم‘‘

حدیث نمبر 30:

حدثنا ابراھیم بن حمزۃ، قال: ثنا عبد العزیز ابن محمد، عن سھیل، قال: جئت أُسلّم علی النبی ﷺ و حسن ابن حسین یتعشی فی بیت عند النبی ﷺ، فدعانی فجئتہ فقال: أدنُ فتعش، قال: قلت: لا أریدہ، قال: مالی رأیتك وقفت؟ قال: وقفت أُسلّم علی النبی ﷺ، قال: اذا دخلت المسجد فسلّم علیہ، ثم قال: ان رسول اللہ ﷺ قال:

"صلّوا فی بیوتکم ولا تجعلوا بیوتکم مقابر، لعن اللہ یھود، اتخذوا قبور أنبیائھم مساجد، و صلّوا علیّ فان صلاتکم تبلغنی حیثما کنتم"

ترجمہ: ’’حضرت سہیل رحمۃ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ (کی قبر) مبارک پر سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا اور حضرت حسن بن حسین نبی کریم ﷺ (کی قبر) کے پاس ایک گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے مجھے بلایا تو میں آ گیا پھر انہوں نے فرمایا: قریب آ کر کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: مجھے کھانے کی طلب نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں کھڑا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: میں نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہو تو آپ ﷺ پر سلام

بھیجو پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔''

(عبد الرزاق: المصنف، كتاب الجنائز باب، السلام على القبر النبى ﷺ، رقم الحديث: 726 6 جلد 3 ص77 5 مطبوعه ادارة القرآن و العلوم اسلامية كراچى) (قاضى عياض مالكى: الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ، الباب الرابع، الفصل السابع: فى تخصيصه ﷺ بتبليغ صلاة من صلى عليه وسلم من الانام، جلد 2 ص 82 مطبوعه وحيدى كتب خانه قصه خوانى بازار پشاور) (ابن قيم: جلاء الافهام فى الصلاة و السلام على خير الانام، الباب الثانى: فى المراسيل و الموقوفات، رقم الحديث: 111 ص4 5 مطبوعه المكتبة العصريه صيدا بيروت، لبنان) (السخاوى: القول البديع فى الصلاة على الحبيب الشفيع، الباب الرابع: فى تبليغه ﷺ سلام من يسلم عليه ورده السلام، ص160-1 16 مطبوعه دار الكتاب العربى بيروت، لبنان)

باب5: ذکر البخیل بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے بخل کرنے والے کا ذکر“

حدیث نمبر 31:

حدثنا اسماعیل ابن أبی أویس، حدثنی أخی، عن سلیمان بن بلال، عن عمرو ابن أبی عمرو، عن علی بن حسین، عن أبیه: أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

”انّ البخیل لمن ذکرت عندہ فلم یصلِّ علیّ“

ترجمہ: ”حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“

(ابی یعلی: المسند، الحسین بن علی بن ابی طالب، رقم الحدیث: 770 6 ص 1182 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء و التسبیح و التکبیر و التهلیل و الذکر، رقم الحدیث: 3 205 جلد2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: التغلیظ فی ترک الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا ذکر، رقم الحدیث: 84 3 ص 4 13 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجلاله و توقیره، رقم الحدیث 7 6 15 جلد2 ص 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت، للبنان) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الرابع، الفصل السادس: فی ذم من لم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واثمه، جلد2 ص 79-80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور)

حدیث نمبر 32:

حدثنا یحی بن عبد الحمید، قال: ثنا سلیمان بن بلال، عن عمارۃ بن غزیه عن عبد الله بن علی بن الحسین عن أبیه عن جده قال: قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"البخيل من ذكرت عنده فلم يصلِّ عليَّ صلّى الله عليه وسلم تسليمًا"

قال القاضي: اختلف يحي الحماني و أبوبكر ابن أبي أويس في اسناد هذا الحديث فرواه أبوبكر عن سليمان عن عمرو ابن أبي عمرو- ورواه الحماني عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية، و هذا حديث مشتهر عن عمارة بن غزية، ورواه عنه خمسة بعد سليمان بن بلال و عمرو بن الحارث

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبد اللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما) سے انہوں نے اُن کے دادا (حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے- صلى الله عليه وسلم تسليمًا-“

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص 2 15 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات ، باب: رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث: 46 35 ص 1050-1 105 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق باب: ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 909 ص 0 35 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 6 173 ص 146 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... الخ، جلد 2 ص 2 33 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، و ما أسند الحسین بن علی رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 2885 جلد 3 ص 127-128 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 7 6 15 جلد 2 ص 214

مظبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبریٰ، مقدمة المصنف، جلد 1 ص 128 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ باب: الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 301 ص 99 مطبوعه المکتبة العصریه صیدا بیروت، لبنان)

قال القاضی:

قاضی (امام اسماعیل بن اسحاق الجھضمی المالکی المتوفی ۲۸۲ھ مصنف ھذا الکتاب) کہتے ہیں:

اس حدیث کی سند میں یحییٰ الحمانی اور ابوبکر بن ابی اویس کا اختلاف ہے، ابوبکر نے اسے سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو (کی سند سے) بیان کیا، اور حمانی نے اسے سلیمان بن بلال عن عمارہ بن غزیہ (کی سند) سے بیان کیا اور یہ حدیث عمارہ بن غزیۃ سے مشہور ہے۔ سلیمان بن بلال اور عمرو بن الحارث کے علاوہ اسے عمارہ بن غزیۃ سے پانچ راویوں نے بیان کیا ہے۔"

حدیث نمبر 33:

فحدثنا به أحمد بن عیسی، قال: ثنا عبد اللہ بن وھب، اخبرنی عمرو و ھو ابن الحارث بن یعقوب عن عمارة یعنی ابن غزیة، أن عبد اللہ بن علی بن حسین حدثه أنه سمع أباه یقول: قال رسول اللہ ﷺ:

"اِنّ البخیل من ذکرت عنده فلم یصلّ علیّ"۔

قال: ھکذا رواه عمرو بن الحارث أرسله عن علی بن حسین، عن النبی ﷺ۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم) کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک وہ شخص بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر

درود نہ بھیجے۔"

(ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: التغلیظ فی ترک الصلاۃ علی النبی ﷺ اذا ذکر، رقم الحدیث: 384 ص 134 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 36 ص 42 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ ص 215 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1565 جلد 2 ص 213 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب: الصلوۃ علی النبی ﷺ و فضلها، الفصل الثالث، ص 187 صح المطابع کارخانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ کراچی)

(امام اسماعیل بن اسحاق الجهضمی المالکی رحمہ اللہ نے) کہا: عمرو بن الحارث نے اسے علی بن الحسین عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی سند) سے اسی طرح مرسلاً بیان کیا ہے۔"

حدیث نمبر 34:

قال القاضی: و ثنا به ابراهیم بن حمزة، قال: ثنا عبد العزیز یعنی ابن محمد الدراوردی، عن عمارة، و هو بن غزیة عن عبد الله بن حسین، قال: قال علی ابن أبی طالب: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"إنّ البخیل الذی اذا ذکرت عنده لم یصلّ علیّ"۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

هکذا رواه الدراوردی، أرسله عن عبد الله بن علی بن حسین، عن علی رضی اللہ عنہ۔

ترجمہ: "قاضی (امام اسماعیل بن اسحاق الجهضمی المالکی رحمہ اللہ، مصنف هذا الکتاب) نے کہا: اور ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے یہ حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد العزیز یعنی ابن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی انہوں نے عمارۃ بن غزیۃ سے، انہوں نے عبد اللہ بن (علی بن) حسین سے، انہوں نے حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: بے شک وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله ﷺ رقم الحدیث: 64 ص 42 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (التبریزی: مشکوٰة المصابیح، باب الصلاة علی النبی ﷺ و فضلها، الفصل الثالث، ص 87 مطبوعه اصح المطابع کارخانه تجارت کتب آرام باغ کراچی) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب، رغم انف رجل ذکرت عنده، رقم الحدیث: 3546، ص 1050، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 1566 جلد 2 ص 213 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الخازن: لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر الخازن، زیر آیت (سورة الاحزاب: 56) جلد 3 ص 511 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ)

دراوردی نے اسے عبداللہ بن علی بن حسین عن علی رضی اللہ عنہ (کی سند) سے اسی طرح مرسلاً روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر 35:

وحدثنا به اسحاق بن محمد الفروی، قال: ثنا اسماعیل بن جعفر، عن عمارة بن غزية، انه سمع عبد الله بن علی بن حسين، يحدث عن أبيه، عن جده: أن رسول الله ﷺ قال:

"إنّ البخيل من ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ"

ترجمہ: ''حضرت عمارہ بن غزیہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا، انہوں نے اُن کے دادا (حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ﷺ۔''

(ابو یعلیٰ: المسند، مسند الحسین بن علی بن أبی طالب، رقم الحدیث: 6770 ص 1182 مطبوعه

دار المعرفة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ، جلد 2 ص 332 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلاله و توقیرہ، رقم الحدیث: 1568 جلد 2 ص 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدّعاء و التسبیح و التکبیر و التهلیل و الذکر، رقم الحدیث: 2053 جلد 2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 4995 جلد 5 ص 218 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 909 ص 350 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 36:

حدثنا به علی بن عبد الله بن جعفر بن نجیح قال: قال أبی: ثنا عمارة بن غزیة أنه سمع عبد الله بن علی بن حسین، یحدث عن أبیه، عن جده عن رسول الله ﷺ بمثله

قال القاضی: وصل عبد الله بن جعفر اسناده کما ثنا به الفروی، عن اسماعیل بن جعفر، و کما ثنا به الحمانی، عن سلیمان ابن بلال

ترجمہ: ”حضرت عمارۃ بن غزیہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم کو اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے ان کے دادا (حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما) سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔“

قاضی (اسماعیل بن اسحاق الجہضمی المالکی رحمہ اللہ) نے کہا: جس طرح ہمیں الفروی نے اسماعیل بن جعفر سے اور الحمانی نے سلیمان بن بلال سے حدیث بیان کی، اسی طرح عبد اللہ بن جعفر نے موصولاً بیان کی۔

حدیث نمبر 37:

حدثنا حجاج بن المنهال، قال: ثنا حماد بن سلمة، عن معبد بن هلال العنزی قال: حدثنی رجل من أهل دمشق، عن عوف بن مالك عن أبي ذر أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال:

"إنّ أبخل الناس من ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خير الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: 97 ص 51 مطبوعه المكتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث 0 5 5 جلد 5 ص 218 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البديع فی الصلاة علی الحبيب الشفيع، الباب الثالث: فی تحذير من ترک الصلاة عليه عند ذكره، ص 154 مطبوعه دار الكتاب العربی بيروت، لبنان)

حدیث نمبر 38:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: ثنا جرير بن حازم، قال: سمعت الحسن يقول: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"بحسب امرئ فی البخل أن أذكر عنده فلا يصلّی عليّ"

''حضرت جریر بن حازم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (بصری رحمہ اللہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث 0 5 5، جلد 5، ص 218 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البديع فی الصلاة علی الحبيب الشفيع، الباب

الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیه عند ذکرہ، ص2 15 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 112 ص4 5 مطبوعه للمکتبة العصریة بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 39:

حدثنا سلم بن سلیمان الضبی، قال: ثنا أبو حرة عن الحسن، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم:

"کفی به شحًا أن یذکرنی قوم فلا یصلّون علیّ".

ترجمہ: ''ابوحرہ نے حضرت سیدنا حسن (بصری) رحمۃ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے کنجوس ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 113 ص 54 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الصلاۃ التطوع و الامامة، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم، جلد 2 ص 399 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)

حدیث نمبر 40:

حدثنا عارم، قال: ثنا جریر بن حازم، عن الحسن قال: قال رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم:

"أکثروا علیّ من الصّلاۃ یوم الجمعة".

ترجمہ: ''حضرت سیدنا حسن (بصری رحمۃ اللہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعۃ المبارک کے روز مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔''

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 114 ص4 5 مطبوعه للمکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (الشافعی: المسند، کتاب ایجاب الجمعة، ص 70 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

❖❖❖❖❖

باب 6: الصلاۃ علیہ ﷺ طریق الجنۃ

''نبی کریم ﷺ پر درود (بھیجنا) جنت کا راستہ ہے۔''

حدیث نمبر 41:

حدثنا اسماعیل بن أبی أویس، قال: ثنا سلیمان ابن بلال، عن جعفر عن ابیہ: أن النبی ﷺ قال:

''من ینسی الصّلاۃ علیّ خطئ أبواب الجنۃ''۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا جعفر رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت سیدنا محمد بن علی الباقر رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے مجھ پر درود بھیجنا بھلا دیا تو وہ جنت کے دروازوں سے بھٹک گیا۔''

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث04 5 5 جلد5 ص 219 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 42:

حدثنا علی بن عبد اللہ قال: ثنا سفیان قال: قال عمرو عن محمد بن علی بن حسین قال: قال رسول اللہ ﷺ:

''من ینسی الصّلاۃ (علیّ) خطئ طریق الجنۃ''۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

(ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیہا)، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 908، ص8 15 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 03 5 5 جلد5 ص 219 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و للموقوفات، رقم الحدیث: 115- 116 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

قال سفیان قال رجل بعد عمرو، سمعت محمد بن علی یقول: قال رسول اللہ ﷺ:

"من ذکرت عندہ فلم یصلّ علیّ خطئ طریق الجنّۃ"

ثم سمی سفیان الرجل فقال: ھو بسام وھو الصیرفی

ترجمہ: ''حضرت عمرو (بن دینار) کے علاوہ ایک اور دوسرے آدمی نے کہا میں نے حضرت سیدنا محمد بن علی (رضی اللہ عنہما) کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور پھر اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پھر سفیان رحمۃ اللہ نے اس آدمی کا نام بتایا کہ وہ بسام الصیر فی ہیں۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص 1 15 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و للموقوفات، رقم الحدیث: 117 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 73 15 جلد 2 ص 215 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 43:

حدثنا سلیمان بن حرب، و عارم، قال: ثنا حماد بن زید، عن عمرو، عن محمد بن علی قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"من نسی الصّلاۃ علیّ خطئ طریق الجنّۃ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا محمد بن علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دیا تو اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔''

(السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث: 0 906 ص 5 65

مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی ﷺ واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث: 1573، جلد2، صفحہ 216، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ، جلد 2 ص 332 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، الباب الرابع، الفصل السادس: فی ذم من لم یصل علی النبی ﷺ واثمہ، جلد2 ص 80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خانی بازار پشاور)

حدیث نمبر 44:

حدثنا ابراھیم بن حجاج قال: ثنا وھیب، عن جعفر بن محمد، عن أبیہ: أن النبی ﷺ قال:

"من ذکرت عندہ فلم یصلّ (علیّ) فقد خطئ طریق الجنۃ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت سیدنا محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا پس تحقیق اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔''

(قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، الباب الرابع، الفصل السادس: فی ذم من لم یصل علی النبی ﷺ واثمہ، جلد2 ص 80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الفضائل، باب: ما اعطی اللہ تعالیٰ محمدًا ﷺ، جلد7 ص 443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث: 7986 ص 306 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ)

باب 7: الصلاۃ علی انبیاء اللّٰہ و رسلہ

''اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورسل پر درود بھیجنا''

حدیث نمبر 45:

حدثنا محمد بن أبی بکر المقدمی، قال: ثنا عمر بن ہرون، عن موسیٰ بن عبیدۃ، عن محمد بن ثاقب، عن أبی ہریرۃ: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: "صلّوا علی انبیاء اللّٰہ و رسلہ فان اللّٰہ بعثهم کما بعثنی" صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وعلیهم السّلام۔

ترجمہ ''حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام اوررُسل عظام پر درود بھیجو (جیسے مجھ پر درود بھیجتے ہو) کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث فرمایا جیسا کہ مجھے مبعوث فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم السلام۔''

(السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، رقم الحدیث: 5034 ص 375 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاهرہ) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الباب الرابع، الفصل الثامن: فی الاختلاف فی الصلاۃ علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سائر الانبیاء علیهم السلام، جلد 2 ص 83 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خانی بازار پشاور) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی الایمان برسل اللہ صلوات اللہ علیهم، رقم الحدیث: 131 جلد 1 ص 148-149 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 16 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (القزوینی: التدوین فی اخبار قزوین، الاسم التاسع والاربعون: علی الف فی الاباء، جلد 3 ص 330 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، الحسین بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن الحارث، رقم الحدیث: 4219 جلد 8 ص 105 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الدیلمی: مسند الفردوس وهو الفردوس بماثور الخطاب، باب الصاد، رقم الحدیث: 3710، جلد 2 صفحہ 385، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی

الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ و السلام، رقم الحدیث:2 224 جلد1 ص 6 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد5 ص 226 رقم الحدیث 29 5 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الذہبی: معجم الشیوخ، حرف الباء، رقم الترجمۃ:202، صفحہ6 15 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

موسیٰ بن عبیدة، اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء، عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"سلوا اللہ لی الوسیلة، لا یسألها لی مسلم أو مؤمن الا کنت له شهیدًا، أو شفیعًا، أو شفیعًا أو شهیدًا"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مقامِ وسیلہ کا سوال کرو۔ جو مسلمان یا مومن میرے لئے (اس دنیا میں) اس کا سوال کرے گا تو میں اس پر گواہ یا سفارشی ہوں گا'' (یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا:) ''تو میں اس کا سفارشی یا اس پر گواہ ہوں گا۔''

(ابن ابی شیبة: للمصنف، کتاب الدعاء، باب: ما ذکر فیمن سأل الوسیلة؟، جلد۷ ص 96 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، باب الألف من اسمه احمد، رقم الحدیث: 633، جلد1 ص 190 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب: اجابة المؤذن و ما یقول عند الاذان و الاقامة، رقم الحدیث: 1880 جلد2 ص96 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی الصلاه علیه و علی آله علیه الصلاة و السلام، رقم الحدیث: 2188 جلد1 ص1 25 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر 49:

حدثنا اسحاق بن محمد الفروی قال: ثنا اسماعیل ابن جعفر، عن عمارة وهو ابن غزیة عن موسیٰ بن وردان، أنه سمع أبا سعید الخدری یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"انّ الوسیلة درجة عند اللہ لیس فوقها درجة، فسلوا اللہ أن یؤتینی الوسیلة علی خلقه"

ترجمہ: ''حضرت موسیٰ بن وردان نے کہا میں نے حضرت سیدنا ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس وسیلہ ایسا مقام ہے کہ اس سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے لہٰذا اللہ سے دعا کرو کہ اپنی مخلوق میں سے وہ مجھے مقام وسیلہ عطا فرمائے۔"

(الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم الحدیث: 1466 جلد1 ص 400 رقم الحدیث: 263 جلد 1، صفحہ 89، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی سعید الخدری، رقم الحدیث: 11783 ص 791 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب: اجابة المؤذن و ما یقول عند الاذان و الاقامة، رقم الحدیث: 1876 جلد2 ص68 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 50:

حدثنا محمد ابن أبي بكر، قال: ثنا عمر بن علي، عن أبي بكر الجشمي، عن صفوان بن سليم، عن عبد الله بن عمرو قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"من صلّى عليَّ أو سأل لي الوسيلة، حقت عليه شفاعتي يوم القيامة."

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے یا میرے لئے (اللہ تعالیٰ سے) مقام وسیلہ مانگتا ہے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔"

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 120 ص 55 مطبوعہ المکتبة العصریہ صیدا بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5508 جلد5 ص 220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 51:

حدثنا محمد قال: ثنا عبد الله بن جعفر، أخبرني عبد الرحمن بن محمد بن عبد القاري، عن عون بن عبد الله أن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"ان فی الجنة مجلسًا لم یعطه احد قبلی، و أنا أرجو أن اعطاه. فسلوا الله لی الوسیلة۔"

ترجمہ: حضرت عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک مقام ایسا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ہی ملے گا لہٰذا اللہ تعالیٰ سے (میرے لئے) مقام وسیلہ کا سوال کیا کرو۔''

حدیث نمبر 52:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا سفیان، حدثنی معمر، عن طاوس، عن أبیه، قال: سمعت ابن عباس یقول:

"اللّٰھم تقبل شفاعة محمد الکبریٰ، و ارفع درجته العلیا، واعطه سؤله فی الآخرة والأولی، کما آتیت ابراھیم وموسیٰ" علیہم السلام

ترجمہ: ''حضرت طاوس رحمۃ اللہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کبریٰ قبول فرما اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ بلند فرما اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا اور آخرت میں دعا (شفاعت کبریٰ) عطا فرما جس طرح تو نے حضرت سیدنا ابراہیم اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہم السلام کو عطا فرمایا تھا۔''

(عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشهد، باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 3104 جلد2 ص 211 مطبوعه ادارة القرآن و العلوم الاسلامیه کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5510 جلد5 ص 221 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص 55 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 53:

حدثنا یحی، قال: ثنا زید بن حباب، أخبرنی ابن لهیعة، حدثنی بکر بن سوادة المعافری، عن زیاد بن نعیم الحضرمی، عن ابن شریح، قال: حدثنی رویفع الأنصاری، أنه سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول:

"من قال: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ أَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وجبت له الشفاعة"

ترجمہ: "حضرت رویفع انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے (اے اللہ تعالیٰ! حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے دن اپنے قربِ خاص میں آپ کو جگہ عطا فرما) پڑھا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔"

(احمد بن حنبل: المسند، حدیث رویفع بن ثابت الانصاری، رقم الحدیث: 991 16 ص 1180 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رویفع بن ثابت انصاری رقم الحدیث: 80 4 4 جلد: 5 ص 25- 26 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب: کیفیة الصلاۃ علیہ ومایضم الیھا، رقم الحدیث: 04 173، جلد10، ص 185، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمعہ بکر، رقم الحدیث: 285 3 جلد 2 ص 279 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... الخ، جلد 2 ص 29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5 5 0، جلد5، صفحہ220، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

باب 9: مجلس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الجنة

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنت میں مجلس (معیت)''

حدیث نمبر 54:

حدثنا محمد بن کثیر، قال: ثنا سفیان بن سعید، عن صالح مولی التوأمة عن أبی هریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

''ما جلس قوم مجلسًا لم یذکروا اللہ، و لم یصلوا علی نبیهم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا کان مجلسهم علیهم ترة یوم القیامة، ان شاء عفا عنهم، وان شاء أخذهم''

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ تو اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے وبال ہوگی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کو معاف فرما دے گا اور چاہا تو ان کی پکڑ فرمالے گا۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب: ما جاء فی القوم یجلسون و لا یذکرون اللہ، رقم الحدیث: 3380 ص 1004 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترهیب من ان یجلس الانسان مجلسًا لا یذکر اللہ فیه و لا یصلی علی نبیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 2 ص 226 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند التفرق عن المجلس، رقم الحدیث 445 ص 153-154 مطبوعه نور محمد کتب خانه تجارت کتب آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابو ہریرة، رقم الحدیث: 41024 ص 685 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب البر والاحسان، باب: ذکر البیان تفرق القوم عن المجلس عن غیر ذکر اللہ ... الخ، رقم الحدیث: 590 ص 271 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزهد، باب: فضل ذکر اللہ، رقم الحدیث: 296 ص 688-689 مطبوعه المکتبة المعروفیة پشاور) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء و

التسبیح و التھلیل و الذکر، رقم الحدیث: 5 205 جلد 2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 6 5 5 جلد 5 ص 219 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البیہقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 9 6 15 جلد 2 ص 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 55:

حدثنا عاصم بن علی، وحفص بن عمر، وسلیمان بن حرب، قالوا: ثنا شعبة، عن سلیمان، عن ذکوان، عن أبی سعید قال:

"من قوم یقعدون ثم یقومون و لا یصلّون علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الّا کان علیھم یوم القیامة حسرة، وان دخلوا الجنة للثواب"

وھذا لفظ الحوضی۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ بھی کسی (مجلس) میں بیٹھتے ہیں اور پھر اس (مجلس) سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے بغیر اٹھ جاتے ہیں۔ تو قیامت کے روز ان کا یہ بیٹھنا ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگا اگرچہ وہ بوجہ ثواب جنت میں ہی کیوں نہ چلے جائیں۔"

یہ الفاظ الحوضی کے ہیں (جو اوپر گزرے ہیں)۔

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 6 5 5 جلد 5 ص 219-220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (احمد بن حنبل: للمسند، مسند ابی ھریرۃ، رقم الحدیث: 5 996 ص 71 6 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب: البر و الاحسان، باب: ذکر الزجر عن افتراق القوم عن مجلسھم بغیر ذکر اللہ، رقم الحدیث: 591-92 5 ص 271 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب: الاذکار، باب ذکر اللہ تعالٰی فی احوال کلھا والصلاۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 786 16 جلد 10 ص 1 6 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترھیب من ان یجلس الانسان مجلسا لا یذکر اللہ فیہ و لا یصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 ص 3 26 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن جعد: المسند، شعبہ عن الاعمش، رقم الحدیث: 9 73، صفحہ 120 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب: تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث: 71 15، جلد 2، صفحہ 215، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب10: کیفیة الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ''

حدیث نمبر 56:

حدثنا سلیمان، قال: ثنا شعبة، عن الحکم (عن) ابن أبی لیلی، عن کعب بن عجرة انه قال:

''ألا أهدی لك هدیة؟ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج علینا قال: فقلنا یا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد علمنا کیف نسلّم علیك، فکیف نصلّی؟ قال: قولوا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''

ترجمہ:''حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (اے میرے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔)''

(البخاری: الصحیح، کتاب الدعوات، باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث 6357 ص 1104 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث: 908 ص 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض)

(الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 270 جلد19، ص 124- 125 رقم الحدیث: 283- 284 جلد 19 ص 129-130 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1290 ص 260 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرۃ، رقم الحدیث: 18105 ص 1278 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: المسند، کتاب الاذان، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1342 جلد1 ص 356 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا)، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 904 ص 157 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 4705 جلد5 ص 209-210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر الاخبار للمفسر، لقولہ جل و علا (یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما)، رقم الحدیث: 912 ص 350-351 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 57:

حدثنا مسدد، قال: ثنا هشيم عن يزيد ابن أبي زياد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، قال:

"لما نزلت هذه الآية: (اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) الأحزاب: ٥٦

قلنا: يارسول الله قد علمنا السّلام عليك فكيف الصلاة؟

قال: قولوا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ وَصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

قال: وكان ابن أبي ليلى يقول: وعلينا معهم

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک اللہ اور اس کے

فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" (کنز الایمان)

ہم (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے، درود کس طرح بھیجا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ، وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ وَ صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا اور بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت اور درود نازل فرمایا۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔)

(ابی عوانة: المسند، کتاب الصلاۃ، باب: ایجاب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد السلام و علی عباد اللہ الصالحین فی التشھد ثوابہ، رقم الحدیث: 6 5 6 1 جلد1 ص 412 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 47 1 5 جلد5 ص 210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرۃ، رقم الحدیث: 3 1813 ص 1280 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: العجم الکبیر، رقم الحدیث: 271 جلد19 ص 125، رقم الحدیث: 287 جلد19 ص 131 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

راوی نے کہا: اور (عبد الرحمن) بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے تھے:

"وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ" اور ان کے ساتھ ہم پر بھی۔

حدیث نمبر 58:

حدثنا مسدد، قال: ثنا أبو الأحوص، قال ثنا يزيد ابن أبي زياد، عن عبد الرحمن ابن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، قال:

"قلت: يا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قد عرفنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟

قال تقولون:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

قال: ونحن نقول: وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا بھیجنا تو جان لیا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم (یوں) کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

''(اے میرے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر بھیجا، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

راوی نے کہا: اور ہم کہا کرتے تھے:

وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔

''اور ان کے ساتھ ہم پر بھی۔''

(الترمذي: الجامع الصحيح، كتاب الصلاة (كتاب السهو) باب: ما جاء في صفة الصلاة على

النبی ﷺ، رقم الحدیث: 483 ص 916 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب: قولہ ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 4797 ص 844 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحمیدی: المسند، احادیث کعب بن عجرۃ، جلد 2 ص 311 رقم الحدیث: 711 مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ المدینۃ المنورۃ) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرۃ، رقم الحدیث: 18104، ص 1278، رقم الحدیث: 18127 ص 1279 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السهو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1288-1289 ص 925 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 93 ص 42-43 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (الطبرانی: المعجم الکبیر، الحکم بن عتینۃ عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ، رقم الحدیث: 277 جلد 19 ص 127 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ کیف ھو، جلد 2 ص 390 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الشافعی: المسند، کتاب استقبال القبلۃ فی الصلاۃ، ص 42 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 4695 جلد 5 ص 209 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 59:

حدثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس، قال: ثنا زھیر قال: ثنا محمد بن اسحاق، قال: ثنا محمد بن ابراھیم بن الحارث، عن محمد بن عبد اللہ بن یزید، عن عقبۃ بن عمرو، قال:

"أتی رسول اللہ ﷺ رجلٌ حتی جلس بین یدیہ، فقال: یا رسول اللہ ﷺ! أما السّلام علیک فقد عرفناہ، و أما الصلاۃ فأخبرنا بھا کیف نصلّی علیک؟ قال: فصمت رسول اللہ ﷺ حتی وددنا أن الرجل الذی سألہ، لم یسألہ۔ ثم قال: اذا صلیتم علیّ فقولوا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَعَلٰی اٰلِ

مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا ہے لیکن جب ہم حالتِ نماز میں ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے جس سے ہم نے چاہا کہ کاش سوال کرنے والے آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

''(اے میرے اللہ! حضرت محمد نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر درود بھیجا اور اے اللہ! حضرت محمد نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کو برکت عطا فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔)''

(الدار قطنی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: ذکر و جوب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی التشھد و اختلاف الروایات فی ذلک، رقم الحدیث: 23 13 ص2 23 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب: الصلاۃ، باب: ذکر بیان بان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما سئل عن الصلاۃ علیہ فی الصلاۃ عند ذکرھم ایاہ فی التشھد، رقم الحدیث: 9 195 ص02 6 ص 03 6 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ:

المصنف، کتاب الصلاۃ التطوع والامامۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ کیف ھی، جلد 2 ص 391 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (البیھقی: السنن الکبریٰ، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ فی التشھد، جلد 2 ص 146 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ، باب: التأمین، رقم الحدیث: 1016 جلد 1 ص 376 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر 60:

حدثنا سلیمان بن حرب قال: ثنا حماد بن سلمة، قال: ثنا سعید الجریری، عن زید بن عبد اللہ انھم کانوا یستحبون أن یقولوا:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (علیہ السّلام)".

ترجمہ: ''حضرت سیدنا زید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

''اے اللہ! نبی اُمّی حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی أقات مخصوصتہ، فصل: الصلاۃ علیہ فی یوم الجمعۃ و لیلتھا، ص 198 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 121 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الرابع، الفصل الرابع: فی کیفیۃ الصلاۃ علیہ و التسلیم، جلد 2 ص 71 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور)

حدیث نمبر 61:

حدثنا عاصم بن علی، قال: ثنا المسعودی، عن عون ابن عبد اللہ، عن أبی فاختة، عن الأسود، عن عبد اللہ أنه قال:

"اذا صلّیتم علی النبی ﷺ فأحسنوا الصلاۃ علیه. فانکم لاتدرون لعلّ ذلک یعرض علیه. قالوا: فعلّمنا، قال: قولوا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، وَ

اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، اِمَامِ الْخَيْرِ، وَ قَائِدِ الْخَيْرِ، وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو تو بڑے احسن انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ یہ درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں سکھائیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، اِمَامِ الْخَيْرِ، وَ قَائِدِ الْخَيْرِ، وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

''اے میرے اللہ! تو اپنا درود اور رحمت اور برکتیں رسولوں کے سردار، اہل تقویٰ کے امام، اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بندے اور رسول جو کہ بھلائی اور خیر کے امام اور قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں کے لئے خاص فرما، اے میرے اللہ! ان کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کی

خواہش اولین اور آخرین کریں گے۔ اے میرے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کو برکت عطا فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلاة و السنة فيها)، باب: الصلاة على النبى ﷺ، رقم الحديث: 906 ص 157& 15 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (المنذرى: الترغيب و الترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر و الدعاء، باب: الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى ﷺ... الخ، جلد 2 ص29 3 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، جلد 5 ص 213 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (آلوسى: تفسير روح المعانى، زير آيت (سورة الاحزاب:56) جلد22 ص3 35 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (الهندى: كنز العمال فى سنن الاقوال و الافعال، كتاب الاذكار، الباب السادس: فى الصلاة عليه و على آله عليه الصلاة و السلام، رقم الحديث: 2190-2191 جلد1 ص1 25 مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنى سٹريٹ اردو بازار لاهور) (البيهقى: شعب الايمان، باب: فى تعظيم النبى ﷺ و اجلاله و توقيره، رقم الحديث0 5 15 جلد2 ص208 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الثعلبى: الكشف و البيان فى تفسير القرآن المعروف به تفسير الثعلبى، زير آيت (سورة الاحزاب: 56) جلد5 ص1 13 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الطبرانى: المعجم الكبير، خطبة ابن مسعود و من كلامه، رقم الحديث: 94 85 جلد 9 ص 115 مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت، لبنان) (الشاشى: المسند، ما روى الاسود بن يزيد عن عبد الله بن مسعود، رقم الحديث:60 5 ص 216 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (القرطبى: الجامع الاحكام القرآن المعروف به تفسير قرطبى، زير آيت (سورة الاحزاب:56) جلد 14 ص0 15 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان)

حدیث نمبر 62:

حدثنا يحى الحمانى: قال: ثنا هشيم قال: ثنا ابو بلج، حدثنى يونس مولى بنى هاشم، قال، قلت لعبد الله بن عمرو، أو ابن عمر: كيف الصلاة على النبىّ ﷺ؟ قال:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ، عَلٰى سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ، وَ قَائِدِ الْخَيْرِ. اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ."

ترجمہ: ''حضرت یونس مولیٰ بنی ھاشم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یا حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو انہوں نے (جواب میں) کہا (یوں کہو):

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ، عَلٰى سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ، وَ قَائِدِ الْخَيْرِ. اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ.

''(اے اللہ! تو اپنے درودوں، برکتوں اور رحمتوں کو مسلمین کے سردار، اور متقین کے امام، اور خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تیرے بندے اور رسول ہیں اور خیر کے امام اور قائد ہیں، ان پر بھیج۔ اے اللہ! ان کو روز قیامت اس مقام محمود پر پہنچا جس کی خواہش پہلے اور بعد میں آنے والے لوگ کریں گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر درود بھیجا)۔''

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 123 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 63:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن نعيم بن عبد الله المجمر، ان محمد بن عبد الله بن زيد الانصاری، و عبد الله ابن زيد هو الذی كان رأى النداء فی الصلاة، اخبره عن أبی مسعود الأنصاری قال: "أتانا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادة فقال بشير بن سعد: أمرنا الله ان نصلّی عليك يا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فكيف نصلّی عليك؟ قال: فسكت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حتی تمنّينا أنه لم يسأله، ثم قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قولوا!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ علی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

والسّلام كما علمتم۔"

ترجمہ: ”حضرت محمد بن عبد اللہ بن زید الانصاری نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ وہ تھے جنہوں نے خواب میں نماز کی اذان دیکھی تھی۔ انہوں نے حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے۔ سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا ہے (ہمیں بتایئے) ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درود شریف بھیجیں؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتی کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش انہوں نے یہ سوال نہ پوچھا ہوتا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس طرح درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو تمام جہانوں میں برکت دی ہے بے شک تو تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔)

اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا۔"

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث: 907 ص 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن، باب: و من سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث: 3220 ص 4 96 ص 5 95 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (انس بن مالک: المؤطا، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب: ما جاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 7 6 ص 100 مطبوعه المکتبة الفاروقیة ملتان) (الهیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 5 5 ص 8 13 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابو داؤد: السنن، کتاب الصلاۃ باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث: 980 ص 205 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السهو)، باب: الامر بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1286 ص 9 25 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: المسند، کتاب الاذان، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1343 جلد 1 ص 6 35 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: ذکر الامر بنوع ثان من الصلاۃ علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، رقم الحدیث: 5 196 ص 04 6 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 4 5 جلد 5 ص 211 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 47 15 جلد 2 ص 207 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض)

حدیث نمبر 64:

حدثنا محمود بن خداش، قال: ثنا جریر، عن مغیرة عن أبی معشر

عن ابراهیم قال:

"قالوا: یا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قد علمنا السّلام علیك، فکیف الصلاۃ علیك؟ قال: قولوا!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ أَھْلِ بَیْتِهٖ، كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَّ بَارِكْ عَلَیْهِ وَ أَھْلِ بَیْتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابراہیم (نخعی رحمۃ اللہ) کہتے ہیں کہ:

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم نے آپ پر سلام بھیجنا جان لیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ أَھْلِ بَیْتِهٖ، كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَّ بَارِكْ عَلَیْهِ وَ أَھْلِ بَیْتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(اے میرے اللہ! درود بھیج اپنے بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اھل بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما اپنے (بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اھل بیت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

(ابن جریر طبری: جامع البیان عن تاویل ای القرآن المعروف به تفسیر الطبری، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 56) جلد 22 ص 35 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 124 ص 56 مطبوعه مکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 65:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: ثنا السری بن يحی، قال: سمعت الحسن قال: لما نزلت:

(اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) .

"قالوا: يا رسول الله ﷺ هذا السلام قد علمنا كيف هو، فكيف تأمرنا أن نصلّی عليك؟ قال: تقولون:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ".

ترجمہ: ''حضرت سری بن یحیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔'' (کنز الایمان)''

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا جان لیا کہ کیسے بھیجنا ہے لیکن یہ حکم فرما دیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجنا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (یوں) کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے میرے اللہ! درود اور برکات نازل فرما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے (درود اور برکات) نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر،

بیشک تو تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔"

(ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاة صلاة التطوع والامامة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ کیف هی، جلد 2 ص 391 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 66:

حدثنا اسحاق الفروی قال ثنا: عبد اللہ بن جعفر عن ابن الھاد عن عبد اللہ بن خباب، عن أبی سعید الخدری قال:

"قالوا: یا رسول اللہ ﷺ ھذا السّلام علیك قد عرفناہ، فکیف الصلاۃ؟ قال: تقولون!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام تو ہم جانتے ہیں؟ کہ کیسے پڑھا جاتا ہے لیکن (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا، اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب الدعوات، باب، الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث 6358 ص 1104- 1105، کتاب التفسیر، باب: قولہ ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 4798 ص 844 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاة باب: الصلاة علی

النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحدیث:911 ص 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاة (کتاب اقامة الصلاة)، باب: الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 905 ص 7 15 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب: کیف الصلاة علی النبی ﷺ نوع آخر، رقم الحدیث: 1294 ص 0 26 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابو داؤد: السنن کتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحدیث: 979 ص 205 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ابی شیبه: المصنف، کتاب صلاة التطوع و الامامة باب: الصلاة علی النبی ﷺ کیف هی، جلد 2 ص 90 3 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: کیف الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 385 ص 4 13 مطبوعه نور محمد کتب خانه تجارت کتب آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 472 5 جلد 5 ص 210 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر 67:

حدثنا ابراهیم بن حمزة. قال: ثنا. یعنی عبد العزیز ابن ابی حازم. و عبد العزیز بن محمد بن یزید، عن عبد الله بن خباب، عن أبی سعید الخدری قال:

"قلنا: یا رسول الله هذا السّلام علیك، فکیف الصّلاة علیك؟

قال: قولوا!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَ رَسُوۡلِكَ، کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ، وَ بَارِكۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ وَ اٰلِ اِبۡرَاهِیۡمَ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ایسے ہے لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَ رَسُوۡلِكَ، کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ، وَ بَارِكۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ وَ اٰلِ اِبۡرَاهِیۡمَ۔

اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر باب: قوله ان الله وملكته يصلون على النبی، رقم الحدیث: 4798 ص 484 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السهو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحدیث: 1294 ص 260 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 385 ص 134 مطبوعه نور محمد کتب خانه تجارت کتب آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر 68:

حدثنا علی بن عبد الله، حدثنی محمد بن بشر، قال: ثنا مجمع بن یحی، عن عثمان بن وهب، عن موسى بن طلحة، قال القاضی: أراه عن أبيه سقط من كتابي عن أبيه قال:

"قلت: یارسول الله كيف الصلاة عليك؟ قال: قل!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. اِنَّكَ (حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)"۔

ترجمہ: "حضرت عثمان بن وہب روایت کرتے ہیں حضرت موسیٰ بن طلحہ سے قاضی (امام اسماعیل بن اسحاق رحمۃ اللہ) نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی جس کا ذکر میری کتاب سے ساقط ہوگیا ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ (حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)

''اے اللہ! درود نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جس طرح تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو (تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔)''

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السهو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 1291 ص 0 26 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 96 13، صفحہ 119، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

حدیث نمبر 69:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا مروان بن معاوية، قال: ثنا عثمان بن حكيم، عن خالد بن سلمة، عن موسى بن طلحة، قال: أخبرني زيد بن خارجة أخو بني الحارث ابن الخزرج قال:

"قلت يارسول الله قد علمنا كيف نسلّم عليك، فكيف نصلّي عليك؟ قال: صلّوا عليّ و قولوا!

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

ترجمہ: ''حضرت زید بن خارجۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیسے بھیجنا ہے وہ تو جان گئے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور کہو!

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ، وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:1292، صفحہ 260 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البزار: المسند، حدیث طلحۃ بن عبید اللہ، رقم الحدیث:2 94، جلد3 صفحہ 15 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، زید بن خارجۃ الانصاری من بنی حارثۃ بن الخزرج بدری، رقم الحدیث:143 5 جلد5، صفحہ218، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حدیث نمبر 70:

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ، عن مالک بن انس، عن عبد اللہ ابن أبی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبیہ عن عمرو بن سلیم الزرقی، قال: أخبرنی أبو حمید الساعدی، أنھم قالوا: یا رسول اللہ کیف نصلی علیك فقال رسول اللہ ﷺ قولوا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ أَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ أَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ

اِبۡرَاهِيۡمَ، اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ۔

اے میرے اللہ تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ اور تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت عطا فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء، باب: یزفون النسلان فی المشی، رقم الحدیث: 3369 ص 564، کتاب الدعوات، باب: ھل یصلی علی غیر النبی ﷺ؟... الخ، رقم الحدیث: 6360 ص 1105 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحدیث: 911 ص 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 386 ص 135-136 مطبوعه نور محمد کتب خانه تجارت کتب مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 474 5 جلد 5 ص 210 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابو داؤد: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحدیث: 979 ص 205 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامة الصلاۃ و السنة فیها)، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 905 ص 157 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (مالک: المؤطا، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب: ما جاء فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 66 ص 99-100 مطبوعه المکتبة الفاروفیة ملتان) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم ا لنبی ﷺ واجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 1549 جلد 2 ص 208 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 71:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زيد، عن أيوب، عن محمد، عن عبد الرحمٰن بن بشر بن مسعود، قال قيل:

"يا رسول الله امرتنا أن نسلّم عليك، و أن نصلّي عليك، وقد علِمنا كيف نسلّم عليك، فكيف نصلّي؟ قال: تقولون!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ، وَبَارِكۡ عَلٰى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ"

ترجمہ: ''حضرت عبد الرحمن بن بشر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کریں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو جان لیا لیکن درود کس طرح بھیجنا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یوں) بھیجا کرو۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. وَبَارِكْ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ.

اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔''

(ابن جریر طبری: جامع البیان عن تأویل ای القرآن المعروف بہ تفسیر الطبری، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 56) جلد 22 ص 35 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (خالفہ محمد بن ابراہیم فی لفظ الحدیث)، رقم الحدیث: 9795 جلد 9 ص 26 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (النسائی: عمل الیوم واللیلۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص 17 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حدیث نمبر 72:

حدثنا مسدد، قال: ثنا يزيد بن زريع قال: ثنا ابن عون، عن محمد ابن سيرين، عن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود، قال:

"قالوا: يا رسول الله قد علمنا كيف نسلّم عليك، فكيف الصّلاة عليك؟ قال: قالوا!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ"

ترجمہ: ''حضرت عبد الرحمن بن بشر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیسے بھیجنا ہے لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم (یوں) کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

''اے اللہ! حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔''

(النسائی: السنن الکبری: کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 9879 جلد 2 ص 18 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 80 ص 46 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 73:

حدثنا نصر بن علی، قال: ثنا عبد الأعلی، قال: ثنا هشام، عن محمد بن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود قال:

"قلنا أو قيل للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أمرنا أن نصلّی علیك، و نسلّم علیك، فأما السّلام فقد عرفناه، و لكن كيف نصلّی علیك؟ قال: تقولون!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ"

ترجمہ: ''محمد بن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم

نے کہا، یا، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے اور سلام بھیجنے کا بھی۔ سلام کس طرح بھیجنا ہے وہ ہم نے جان لیا، اور لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یوں) پڑھا کرو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ.

اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔"

(النسائی: السنن الکبریٰ، کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: کیف الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 9878 جلد6 ص18 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 80 ص 46 مطبوعه المکتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان)

باب 11: خصيصة النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والاستغفار للمسلمين والمسلمات

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار''

حدیث نمبر 74:

حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا عمرو بن مسافر، حدثنی شيخ من أهلى، قال: سمعت سعيد بن المسيّب يقولون:

"ما من دعوة لا يصلّى على النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلها، الّا كانت معلقة بين السماء والأَرض"

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن مسافر رحمۃ اللہ نے بیان کیا مجھے میرے خاندان کے ایک شیخ نے حدیث بیان کی کہا: میں نے حضرت سیدنا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس دعا میں پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔''

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام على خير الانام، الباب الثانى: فى المراسيل و الموقوفات، رقم الحديث: 126 صفحہ 56 مطبوعہ المکتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان)

حدیث نمبر 75:

حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب، قال: ثنا عبد الرحمن ابن زياد، حدثنى عثمان بن حكيم بن عباد بن حنيف، عن عكرمة، عن ابن عباس أنه قال:

"لا تصلّوا صلاة على أحد الّا على النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و لكن يدعى

للمسلمين والمسلمات بالاستغفار"

ترجمہ:''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی پر بھی (مستقلاً) درود نہ پڑھو، لیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) کی جاتی ہے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص 2 6 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 228 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشہد، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 119 3 جلد 2 ص 216 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوع والامامۃ، باب: فی الصلاۃ علی غیر الانبیاء علیہم السلام، جلد 2 ص 401 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

للمسلمين والمسلمات بالاستغفار"

ترجمہ:''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی پر بھی (مستقلاً) درود نہ پڑھو، لیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) کی جاتی ہے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص 2 6 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 228 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشہد، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 119 3 جلد 2 ص 216 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوع والامامۃ، باب: فی الصلاۃ علی غیر الانبیاء علیہم السلام، جلد 2 ص 401 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

باب 12: رسالة عمر بن عبد العزيز بالصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے حوالے سے عمر بن عبد العزیز کا خط''

حدیث نمبر 76:

حدثنا ابو بکر بن أبي شيبة، قال: ثنا حسين بن علي، عن جعفر ابن برقان، قال: کتب عمر بن عبد العزيز:

"أما بعد! فان أناسًا من الناس قد التمسوا الدنيا بعمل الآخرة، و ان الناس من القصاص قد احدثوا في الصلاة على خلفائهم و امرائهم عدل صلاتهم على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فاذا جاءك كتابي هذا، فمرهم أن تكون صلاتهم على النبيين، و دعاؤهم للمسلمين عامة، ويدعوا ما سوى ذلك۔"

ترجمہ: ''حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لکھا:

اما بعد! لوگوں میں سے کچھ لوگ آخرت کے اعمال سے دنیا چاہتے ہیں اور لوگوں میں سے بعض قصہ گو خطیبوں نے اپنے خلفاء و امراء کے لئے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود جیسے درود کو ایجاد کر لیا ہے لہٰذا جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو انہیں حکم دو کہ وہ نبیوں پر درود پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا (ایصال ثواب) کریں اور اس کے علاوہ دوسری

باتیں چھوڑ دیں۔“

(ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الزهد، باب: کلام عمر بن عبد العزیز، جلد 8 ص 241 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 228 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب السادس: فی الصلاة علی غیر النبی ﷺ تسلیما، فصل: فی الصلاة علی آل النبی ﷺ استقلالاً، ص 204 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا، بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاة علی رسول الله ﷺ، فصل: هل یصلی علی غیر الانبیاء، ص 62 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

باب13: الصلاة علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر درود''

حدیث نمبر 77:

حدثنا حجاج، قال: ثنا ابو عوانة، عن الاسود بن قیس، عن نبیح العنزی عن جابر بن عبداللہ:

"ان أمرأة قالت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلِّ عَلَیَّ وعلی زوجی، (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فقال:

صلّی اللہُ علَیكِ وعلی زوجِكِ"

ترجمہ: ''نبیح عنزی رحمہ اللہ نے حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میرے لئے اور میرے شوہر کے لئے دعاءِ رحمت فرمایئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل فرمائے۔''

(ابی داؤد: السنن، کتاب الوتر، باب: الصلاة علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 33 15 ص 314 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاة التطوع و الامامة، باب: فی الصلاة علی غیر الانبیاء علیهم السلام، جلد 2 ص 401 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر الخبر المدحض قول من زعم أنه لا یجوز لأحد أن یدعو لأحد بلفظ الصلاة الا لآل المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 918 ص2 35 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 8 46 5 جلد 5 ص 209 رقم الحدیث 34 5 5 ص 228 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

باب 14: امور یستحب فیها الصلاۃ علی النبی ﷺ

”وہ معاملات جن میں نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجنا مستحب ہے“

حدیث نمبر 78:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زید، عن أیوب:

"عن محمد: انه کان یدعو للصغیر و یستغفر، کما یدعو للکبیر

فقیل له: ان هذا لیس له ذنب؟ فقال:

النبی ﷺ قد غفر الله له ما تقدم من ذنبه و ما تأخر، وقد أمرت ان أصلی علیه۔"

ترجمہ: ”حضرت سیدنا محمد (بن سیرین) رحمۃ اللہ چھوٹے بچے کے لئے دعا واستغفار کرتے تھے جس طرح بڑے کے لئے دعا و استغفار کرتے تھے۔ پھر انہیں کہا گیا: اس کا تو کوئی گناہ نہیں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے نبی کریم ﷺ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے ہیں حالانکہ مجھے آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔“

حدیث نمبر 79:

حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب، قال: ثنا عبد الله ابن عبد الله الاموی، عن صالح بن محمد بن زائدة، قال: سمعت القاسم بن محمد یقول:

کان یستحب للرجل اذا فرغ من تلبیته ان یصلی علی النبی ﷺ

ترجمہ: ''حضرت صالح بن محمد بن زائدة رحمۃ اللہ کہتے ہیں میں نے قاسم بن محمد (ابن ابی بکر) رحمۃ اللہ کو کہتے سنا ہے کہ تلبیہ سے فراغت کے بعد آدمی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب ہے۔''

(الدار قطنی: السنن، کتاب الحج، باب المواقیت، رقم الحدیث: 2485، صفحہ 214 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصتہ، فصل: الصلاة علیہ فی اعمال الحج و زیاة قبرہ و ما الی ذلک، ص 209 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 226 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 80:

حدثنا یحی بن عبد الحمید، قال: ثنا سیف بن عمر التمیمی، عن سلیمان العبسی، عن علی بن حسین، قال: قال علی ابن أبی طالب رضی اللہ عنہ:

"اذا مررتم بالمساجد فصلّوا علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم مساجد کے پاس سے گزرو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔''

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 221 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الرابع: فی مواطن الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل: الموطن التاسع عشر: من مواطن الصلاة علیہ صلی اللہ علیہ وسلم عند المرور علی المساجد ورؤیتها، ص 181 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 81:

حدثنا عارم بن الفضل، قال: ثنا عبد اللہ بن المبارك، قال: ثنا زکریا، عن وهب بن الاجدع، قال: سمعت عمر بن الخطاب یقول:

"اذا قدمتم فطوفوا بالبیت سبعًا، و صلّوا عند المقام رکعتین،

ثم أتوا الصفا فقوموا من حيث ترون البيت، فكبّروا سبع تكبيرات، (بين كل) تكبيرتين حمد لله، و ثناء عليه، و صلاة على النّبي ﷺ، و مسألة لنفسك، و على المروة مثل ذلك۔"

ترجمہ: "حضرت وہب بن اجدع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (مکہ مکرمہ میں خطبہ کے دوران) کہتے ہوئے سنا جب تم لوگ حج کے لئے آؤ تو چاہیے کہ سات بار بیت اللہ کا طواف کرو اور مقام (ابراہیم علیہ السلام) پر دو رکعتیں پڑھو، پھر صفا سے ابتداء کرکے اس (صفا) پر کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف رُخ کرکے سات تکبیریں کہو ہر ایک کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور مروہ پر بھی ایسا ہی کرو۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصتہ، فصل: الصلاۃ علیہ فی اعمال الحج و زیارۃ قبرہ و ما الی ذلک، ص 209 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الرابع: فی مواطن الصلاۃ علی النبی ﷺ... الخ، فصل الموطن التاسع: من مواطن الصلاۃ علی النبی ﷺ علی الصفا و المروۃ، ص 170 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعو بہ الرجل اذا صعد علی الصفا و المروۃ، جلد 7 ص 104 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 82:

حدثنا یحی بن عبد الحمید، قال: ثنا عبد العزیز بن محمد، عن عبد الله بن الحسن، عن أمه فاطمة بنت الحسین عن فاطمة بنت النبی ﷺ قالت: قال لی رسول الله ﷺ:

"اذا دخلتِ المسجد فقولی: بِسمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، وَّ اغفِرلَنَا، وَ سَهِّل لَّنَا أَبوَابَ رَحمَتِكَ. فاذا فرغتِ فقولی مثل ذلك غیر ان قولی: وَ سَهِّل لَّنَا

أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے (حدیث بیان کی) انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:

جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہو:

بِسْمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَّ اغْفِرْ لَنَا، وَسَهِّلْ لَّنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

پھر جب (نماز سے) فارغ ہو جاؤ تو (باہر آتے وقت) اسی طرح کہو (البتہ آخری کلمہ یوں) کہو:

وَسَهِّلْ لَّنَا أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔"

(احمد بن حنبل: المسند، مسند فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 16 4 26 ص 1917 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب المساجد و الجماعات)، باب: الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحدیث: 771 صفحه 4 13 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الصلاۃ، باب: ما جاء عند دخوله المسجد، رقم الحدیث: 14 3 ص 113 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض)

حدیث نمبر 83:

حدثنا یحی، قال: ثنا قیس، عن عبد الله بن الحسن، عن أمّه فاطمة ابنة الحسین، عن فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قالت:

"قال لی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا بنیة اذا دخلتِ المسجد فقولی:

بِسْمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَافْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ

بنت حسین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:

جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہو:

بِسْمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔"

(ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة (ابواب المساجد و الجماعات)، باب: الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحديث: 771 ص 134 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (احمد بن حنبل: المسند، مسند فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: 26417-26419 ص 1917 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض)

حدیث نمبر 84:

حدثنا يحی بن عبد الحميد، قال: ثنا شريك، عن ليث، عن عبد الله بن الحسن، عن أمه فاطمة بنت الحسين، عن فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذلك

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس جیسی حدیث بیان کی"۔

حدیث نمبر 85:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: ثنا شعبة، عن أبی اسحاق، قال: سمعت سعيد بن ذی حدان، قال: قلت لعلقمة: ما أقول اذا دخلت المسجد؟ قال: تقول:

"صَلَّى اللهُ وَمَلٰٓئِكَتُهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ (اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ)"

ترجمہ: ”حضرت سعید بن ذی حدان رحمۃ اللہ نے کہا میں نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ سے پوچھا: جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟ انہوں نے فرمایا: یوں کہو!

صَلَّى اللهُ وَمَلَٰئِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ“

(ابن أبی شیبة: المصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعوا به الرجل و هو فی المسجد، جلد 7 ص 124 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 134 ص 75 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 86:

حدثنا عارم بن الفضل، قال: ثنا حماد بن زید، عن منصور المعتمر عن یزید بن ذی حدان، قال: قلت لعلقمة: یا أبا شبل، ما أقول اذا دخلت المسجد؟ قال: تقول:

"صَلَّى اللهُ وَمَلَٰئِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ"

قلت: من حدثك؟ أنت سمعته؟ قال: لا. حدثنیه أبو اسحاق الهمدانی

ترجمہ: ”یزید بن ذی حدان کہتے ہیں میں نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ سے کہا: اے ابو شبل! جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟ انہوں نے کہا: یوں کہو!

صَلَّى اللهُ وَمَلَٰئِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ.

میں نے کہا: یہ کس نے آپ کو بتایا ہے؟ کیا آپ نے اسے (کسی سے) سنا ہے، انہوں نے کہا: نہیں۔ مجھے ابو اسحاق الہمدانی (عمرو بن عبد اللہ

السبیعی) نے بتایا ہے۔"

(ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعو بہ الرجل و ھو فی المسجد، جلد ۷ ص 124 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 134 ص 75 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 87:

حدثنا هدبة بن خالد، قال: ثنا همام بن يحى، قال: ثنا نافع أن عمر كان يكبر على الصفا ثلاثا، يقول:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

ثم يُصَلِّي على النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثم يدعو ويطيل القيام والدعاء، ثم يفعل على المروة نحو ذلك"

ترجمہ: "حضرت نافع رحمہ اللہ (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے بے شک عمر رضی اللہ عنہ صفاء (کی پہاڑی) پر تین تکبیریں کہتے پھر: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ پڑھتے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے، پھر دعا مانگتے ان کے قیام اور دعا میں طول ہوتا ایسا ہی مروہ پر جا کر کرتے۔"

(ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الرابع: فی مواطن الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فصل الموطن التاسع: من مواطن الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الصفا والمروۃ، 170 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 226 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعو بہ الرجل اذا صعد علی الصفا والمروۃ، جلد 7 ص 104 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی أوقات مخصوصتہ، فصل: الصلاۃ علیہ فی اعمال الحج وزیارۃ قبرہ وما الی ذلک، ص 209 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 88:

حدثنا مسلم بن ابراهيم، قال: ثنا هشام ابن أبي عبد الله الدستوائي، قال: ثنا حماد بن أبي سلمان، عن ابراهيم عن علقمة، أن ابن مسعود و أبا موسى و حذيفة خرج عليهم الوليد ابن عقبة قبل العيد يومًا، فقال لهم: ان هذا العيد قد دنا، فكيف التكبير فيه؟ قال عبد الله:

تبدأ فتكبّر تكبيرة تفتتح بالصّلاة، و تحمد ربّك، و تصلّى على النّبى محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثم تدعوء و تكبّر، و تفعل مثل ذلك، ثم تكبّر و تفعل مثل ذلك، ثم تكبّر و تفعل مثل ذلك، ثم تقرأ، ثم تكبّر و تركع، ثم تقوم فتقرأ و تحمد ربّك، و تصلّى على النّبى محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثم تدعو و تكبّر الله و تفعل مثل ذلك، ثم تكبّر و تفعل مثل ذلك، ثم تركع. فقال: حذيفة و أبو موسٰى: صدق أبو عبد الرّحمٰن"

ترجمہ: ''حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید سے ایک دن قبل حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان سے کہا کہ یہ عید قریب ہے پس اس کی تکبیر کیسے کہی جائے؟ تو حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا شروع میں ایک تکبیر کہو جس کے ساتھ تم اپنی نماز شروع کرتے ہو اور اپنے رب کی حمد بیان کرو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو پھر دعا مانگو اور پھر تکبیر کہو اور پہلے والا عمل دہراؤ پھر تکبیر کہو اور پہلے والا عمل دہراؤ پھر تکبیر کہو اور پہلے والا عمل دہراؤ پھر قراءت کرو پھر تکبیر کہو اور رکوع کرو پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوعبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

نے سچ کہا ہے۔"

(البیهقی: السنن الکبریٰ، کتاب صلاۃ العیدین، باب: یأتی بدعاء الافتتاح عقیب تکبیرۃ الافتتاح، جلد 3 ص 291 ص 292 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 95 15 جلد 9 ص 303 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القران العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 221-222 رقم الحدیث: 8 5 5 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر 89:

حدثنا علی بن المدینی بهذا الحدیث، عن خالد بن الحارث، عن هشام فقال فیه:

ثم تکبّر فترکع، فقال حنیفة والأشعری: صدق أبو عبد الرّحمٰن

ترجمہ: "حضرت ہشام سے مروی ہے اس (روایت) میں کہا:
پھر تم تکبیر کہو تو رکوع کرو، پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ اور (ابوموسیٰ) الاشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے۔"

(البیهقی: السنن الکبریٰ، کتاب صلاۃ العیدین باب: یأتی بدعاء الافتتاح عقیب تکبیرۃ الافتتاح، جلد 3 ص 291-292 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 95 15 جلد 9 ص 303 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 221 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر 90:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن سلمة، عن عبد الله ابن أبی بکر، قال:

"کنّا بالخیف ومعنا عبد الله ابن أبی عتبة:

فحمد الله واثنی علیه، وصلّی علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، ودعا بدعوات، ثم قام فصلّی بنا."

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم (منیٰ) میں مقام خیف کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابی عتبہ

تھے۔ انہوں نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر اٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصتہ الصلاۃ علیہ فی اعمال الحج وزیارۃ قبرہ وما الی ذلک ص 212 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 1 13 ص 7 5 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت لبنان)

حدیث نمبر 91:

حدثنا محمد بن کثیر، قال: ثنا سفیان بن سعید، حدثنی أبو ھاشم الواسطی، عن الشعبی، قال:

"أوّل تکبیرۃ من الصّلاۃ علی الجنازۃ ثناء علی اللہ عزّ وجلّ، والثانیۃ صلاۃ علی النّبیّ ﷺ، والثالثۃ دعاء للمیّت، والرابعۃ السّلام"

ترجمہ: "حضرت شعبی رحمہ اللہ نے کہا:

نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں اللہ کی ثنا ہے، دوسری میں نبی کریم ﷺ پر درود ہے، تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی میں سلام ہے۔"

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الجنائز، باب: ما یبداء بہ بالتکبیرۃ الاولی فی الصلاۃ علیہ و الثانیۃ و الثالثۃ والرابعۃ، جلد 3 ص 179 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 92:

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ، قال: ثنا نافع بن عبد الرحمٰن ابن أبی نعیم القاری، عن نافع، عن ابن عمر:

"أنہ یکبّر علی الجنازۃ، ویصلّی علی النّبیّ ﷺ، ثم یقول:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْہِ، وَصَلِّ عَلَیْہِ، وَاغْفِرْ لَہٗ، وَأَوْرِدْہُ حَوْضَ نَبِیِّكَ ﷺ"

ترجمہ: ''حضرت نافع رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جنازے کی تکبیر کہتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے پھر کہتے:

اے اللہ! اس میں برکتیں ڈال اور اس پر رحم فرما اور اسے بخش دے اور اسے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر پہنچادے۔''

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعی بہ فی الصلاۃ علی الجنائز، جلد 7 ص 127 مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 93:

حدثنا أبو مصعب، عن مالك بن أنس، عن سعيد ابن أبي سعيد المقبری، عن أبيه، عن أبي هريرة: سئل كيف نصلّى على الجنازة؟ قال: أنا لعمر الله أخبرك، أتبعها من أهلها، فاذا وضعت كبّرت، و حمدت الله، و صلّيت على نبيّه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم اقول:

"اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ، وَ ابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ، وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ مِنْ اِحْسَانِهٖ، وَ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ".

ترجمہ: ''سعید بن ابو سعید المقبری نے اپنے والد (ابو سعید کیسان المقبری) سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم نماز جنازہ کس طرح سے ادا کریں؟ تو حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی عظمت کی قسم! میں تمہیں بتاتا ہوں، میں جنازے کے ہاں سے ہی اس کے ہمراہ (جنازگاہ یا قبرستان تک) جاتا ہوں پھر جب اسے (نماز جنازہ کے لیے) رکھ دیا جاتا ہے تو میں تکبیر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف

بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہوں پھر یہ دعا کرتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ، وَ ابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ، وَ اَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ مِنْ اِحْسَانِهٖ، وَ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

"اے میرے اللہ! (یہ مرحوم) تیرا بندہ اور تیرے ایک بندے اور بندی کی اولاد تھا۔ یہ اس بات کی گواہی دیا کرتا تھا کہ عبات کے لائق صرف تیری ہی ذات ہے اور بے شک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو اس بات کو بخوبی جانتا ہے اے میرے اللہ! (یہ مرحوم) اگر نیک تھا تو اس کے اجر میں مزید (اضافہ) فرما اور اگر (خدا نخواستہ) گنہگار تھا تو اس کی خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے میرے اللہ! (اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھنے) کے اجر وثواب سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی بھی فتنے سے محفوظ فرما۔"

(انس بن مالک: للمؤطا، کتاب الجنائز، باب: ما یقول المصلی علی الجنازۃ، رقم الحدیث:17 ص 136 مطبوعہ مکتبۃ الفارقیۃ ملتان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الجنائز، باب: قرأۃ الفاتحۃ فی صلاۃ الجنازۃ و الدعاء للمیت، رقم الحدیث:90 14 جلد3 ص9 24 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (عبد الرزاق: للمصنف، کتاب الجنائز، باب: القراءۃ والدعاء فی الصلاۃ علی المیت، رقم الحدیث: 425 6 جلد3 صفحہ:88 4 مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی)

حدیث نمبر 94:

حدثنا محمد بن المثنی، قال: ثنا عبد الاعلی، قال: ثنا معمر، عن الزھری، قال: سمعت أبا امامۃ بن سھل بن حنیف، یحدث سعید بن المسیب قال:

"ان السنة فی صلاۃ الجنازۃ، ان یقرأ بفاتحۃ الکتاب، و یصلّی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم یخلص الدعاء للمیّت متی یفرغ، ولا یقرأ الامرۃ واحدۃ ثم یسلم فی نفسہ۔"

ترجمہ: "حضرت (محمد بن مسلم عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب) الزہری رحمۃ اللہ نے کہا میں نے حضرت سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کی قرأت کی جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جائے پھر جب فارغ ہو تو میت کے لئے خالص دعا کی جائے اور صرف ایک مرتبہ قرأت کی جائے پھر اپنے دل میں (یعنی آہستہ آواز میں) سلام پھیر دیا جائے۔"

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الجنائز، باب: ما یبدأ بہ بالتکبیرۃ الاولی فی الصلاۃ علیہ و الثانیۃ و الثالثۃ و الرابعۃ، جلد 3 ص 180 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5512 جلد 5 ص 221 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البیہقی: السنن الکبریٰ، کتاب الجنائز، باب القرأۃ فی صلاۃ الجنازۃ، جلد 4 ص 39 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(۱) مسلک احناف پر جنازہ میں قرأت فاتحہ سنت نہیں ہے۔ بلکہ اگر ثناء کے طور پر سورۃ فاتحہ پڑھی جائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب 15: صلاة الله: الثناء، الرحمة، المغفرة

"اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا تعریف کرنا ہے، رحمت کرنا اور بخشنا ہے"

حدیث نمبر 95:

حدثنا نصر بن علی، قال: ثنا خالد بن یزید، عن أبی جعفر، عن الربیع بن أنس، عن أبی العالیة، { ان الله و ملآئکته یصلّون علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم } قال:

"صلاة الله عزّ و جلّ علیه: ثناؤهٗ علیه،

وصلاة الملآئکة علیه: الدعاء

ترجمہ: "حضرت ربیع بن انس نے ابو العالیہ (الریاحی) رحمۃ اللہ سے "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی پر) (کنز الایمان)" (روایت کیا) انہوں (ابو العالیہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ کہنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا کہنا اور فرشتوں کا صلوٰۃ کہنا آپ کے لئے دعا مانگنا ہے۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر باب: ان اللہ ملائکتہ یصلون علی النبی، ص 3 84 مطبوعہ دار السلام للنشر التوزیع الریاض) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 208 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ) (البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر البغوی، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 6 5) جلد 3 ص 6 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشربینی: تفسیر الخطیب الشربینی المعروف بہ تفسیر السراج المنیر، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 6 5) جلد 3 ص 335 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الخازن: لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر الخازن، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 6 5) جلد 3 ص 10 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 96:

حدثنا نصر بن علی، قال: ثنا محمد بن سواء، عن جویبر، عن الضحاك، قال:

"صلاة اللہ: رحمته، و صلاة الملآئِکة: الدعاء

ترجمہ: "حضرت جویبر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ سے روایت کیا انہوں (ضحاک رحمۃ اللہ) نے کہا:

اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ اس کی رحمت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا ہے۔"

(ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثالث: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، الفصل الثانی: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، ص7 6 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 97:

وحدثناه محمد بن أبی بکر، ثنا محمد بن سواء، قال: ثنا جویبر عن الضحاك: (هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُهٗ) قال:

صلاة الله: مغفرته، و صلاة الملائکة: الدعاء

ترجمہ: "حضرت جویبر نے حدیث بیان کی حضرت ضحاک رحمۃ اللہ سے:

(هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُهٗ (الاحزاب، ۴۳))

"وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔" (کنز الایمان)

انہوں (ضحاک رحمۃ اللہ) نے کہا:

اللہ کی صلوٰۃ اس کی (طرف سے) مغفرت ہے اور فرشتوں کی صلاۃ دعا ہے۔"

(ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثالث: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، الفصل الثانی: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، ص7 6 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

باب16: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند روضته ثم السلام علی صاحبیه

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کے دونوں صحابیوں پر درود بھیجنا"

حدیث نمبر 98:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن عبد الله ابن دينار، انه قال:

"رأیت عبد الله بن عمر یقف علی قبر النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و یصلّی علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و أبی بکر، و عمر۔ رضی الله عنهما"

ترجمہ: "حضرت مالک (بن انس رحمۃ اللہ) نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مقدسہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر درود (وسلام) پڑھتے تھے۔"

(البیهقی: السنن الکبریٰ، کتاب الحج، باب: زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد5 ص 245 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشر فیہ ملتان) (مالک: المؤطا، کتاب قصر الصلاۃ فی سفر، باب: ماجاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث:8 6 ص 100 مطبوعہ المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصتہ، فصل: الصلاۃ علیہ فی اعمال الحج و زیارۃ قبرہ و ما الی ذلک، ص212 مطبوعہ دار الکتب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب السادس: فی الصلاۃ علی غیر النبی تسلیما، ص 208-210 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 99:

حدثنا علی، قال: ثنا سفیان، حدثنی عبد الله بن دینار قال:

"رأیت ابن عمر، اذا قدم من سفر دخل المسجد، فقال: السّلام علیك یارسول الله، السّلام علی أبی بکر، السّلام علی أبی، و یصلّی رکعتین۔"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ کا بیان ہے میں نے حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ سفر سے واپس آتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے پھر عرض کرتے: ''السّلام علیك یارسولَ الله، السّلام علی أبی بکر، السّلام علی أبی'' اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیه فی اوقات مخصوصته، فصل: الصلاۃ علیه فی اعمال الحج وزیارۃ قبره وما الی ذلک، ص 212 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیہقی: السنن الکبریٰ، کتاب الحج باب: زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 5 ص 245 مطبوعه ادارہ تالیفات اشرفیه ملتان)

حدیث نمبر 100:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زید، عن أیوب، عن نافع:

"ان ابن عمر کان اذا قدم من سفر دخل المسجد، ثم أتی القبر فقال: السّلام علیك یارسولَ الله، السّلام علیك یا أبا بکر، السلام یاأبتاہ۔"

ترجمہ: ''حضرت نافع رحمۃ اللہ (مولیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت سیدنا (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر سے واپس آتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے پھر قبر مبارک پر حاضر ہو کر عرض کرتے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو، اے سیدنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)

آپ پر سلام ہو، اے ابا جان آپ پر سلام ہو۔"

(البیھقی: السنن الکبریٰ، کتاب الحج، باب: زیارۃ قبر النبی ﷺ، جلد 5 ص 245 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (عبد الرزاق: المصنف، کتاب الجنائز، باب: السلام علی قبر النبی ﷺ، رقم الحدیث: 6724 جلد3 ص576 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیۃ کراچی) (ابن سعد: الطبقات الکبریٰ، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب جلد 4 ص 396 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الجنائز، باب: من کان یأتی قبر النبی ﷺ فیسلم، جلد3 ص222 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 101:

حدثنی اسحاق بن محمد، قال: ثنا عبد اللہ بن عمر، عن نافع:

"أن ابن عمر کان اذا قدم من سفر صلّی سجدتین فی المسجد، ثم یأتی النّبی ﷺ فیضع یده الیمین علی قبر النّبی ﷺ و یستدبر القبلة ثم یسلّم علی النّبی ﷺ، ثم علی أبی بکر و عمر رضی اللہ عنهما۔"

ترجمہ: حضرت نافع رحمہ اللہ (مولیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں:
بے شک سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سفر سے واپس آتے تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر نبی کریم ﷺ (کی قبر انور) کے پاس آتے تو اپنا دایاں ہاتھ نبی کریم ﷺ کی قبر اقدس پر رکھتے اور قبلے کی طرف پشت کرتے پھر نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کرتے پھر حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر سلام عرض کرتے۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیه فی اوقات مخصوصته، فصل: الصلاۃ علیه فی اعمال الحج و زیارۃ قبره و ما الی ذلک، ص 212 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

باب 17: صلاة الملائكة عليه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کل فجر

''ہر صبح فرشتوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا''

حدیث نمبر 102:

حدثنا معاذ بن أسد، قال: ثنا عبد الله بن المبارك، أخبرنا ابن لهيعة، حدثني خالد بن يزيد، عن سعيد ابن أبي هلال، عن منبه بن وهب، أن كعبًا دخل على عائشة فذكروا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال كعب:

"ما من فجر يطلع الا و ينزل سبعون ألفًا من الملائكة، حتى يحفوا بالقبر، يضربون بأجنحتهم، و يصلّون على النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حتى اذا أمسوا عرجوا، و هبط سبعون ألفًا حتى يحفوا بالقبر، يضربون بأجنحتهم فيصلّون على النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سبعون الفًا بالليل و سبعون الفًا بالنهار، حتى اذا انشقت الارض خرج فی سبعين الفًا من الملائكة يزفونه۔"

ترجمہ: ''حضرت منبہ بن وہب سے روایت ہے کہ بے شک حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت کعب الاحبار گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوا تو حضرت کعب الاحبار نے کہا: جب بھی فجر طلوع ہوتی ہے تو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ قبر مقدسہ کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں سے مس کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ حتی کہ جب شام ہوتی ہے تو (آسمان پر) چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار دوسرے فرشتے اترتے ہیں حتی کہ وہ قبر مقدسہ کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں سے

مس کرتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں، ستر ہزار رات کو اور ستر ہزار دن کو، حتی کہ جب زمین پھٹے گی تو آپ باہر آئیں گے اور ستر ہزار فرشتے آپ ﷺ کے ساتھ چلیں گے۔"

(ابن مبارک: کتاب الزهد، الجزء الحادی عشر، رقم الحدیث: 1600 ص 434 مطبوعه مکتبة المعروفية پشاور) (الدارمی: السنن، المقدمة، باب: ما أکرم الله تعالیٰ نبیه ﷺ بعد موته، رقم الحدیث: 94 جلد1 ص 57 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی المناسک، فضل الحج و العمرة، رقم الحدیث: 4170 جلد 3 ص 492- 493 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاة علی رسول الله ﷺ، ص 60 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابی نعیم: حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء، کعب الاحبار، رقم الحدیث: 7583 جلد5 ص 371 مطبوعه المکتبة التوفیقیة قاہره) (ابی الشیخ: کتاب العظمة، ذکر خلق جبریل علیه و علی نبینا أفضل الصلاة و السلام الروح الامین، رقم الحدیث 539 ص 190 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 229 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کراچی) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 129 ص 5756 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 103:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا سفیان، قال: ثنا ابن أبی نجیح عن مجاهد: (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) (سورة الم نشرح: 4) قال:

لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرتَ، أَشهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ۔"

ترجمہ: "حضرت سیدنا مجاہد رحمہ اللہ سے (اس آیت) { وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ } "اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (کنز الایمان)" (کی تفسیر یوں مروی ہے)

کہا: (یعنی) جب مجھے یاد کیا جائے گا تو آپ ﷺ کو بھی یاد کیا جائے گا۔ (جیسے موذّن وغیرہ کا گواہی دینا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں (اور) گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

(ابن جرير الطبرى: جامع البيان عن تأويل اى القرآن المروف به تفسير الطبرى، زير آيت (سورة الم نشرح ، 4) جلد 30 ص 285 مطبوعه دار الاحياء التراث العربى بيروت، لبنان) (السمرقندى: تفسير السمرقندى، زير آيت (سورة الم نشرح: 4) جلد 3 ص 489 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن قيم: جلاء الافهام فى الصلاة و السلام على خير الانام، الباب الرابع: فى مواطن الصلاة على النبى صلى الله عليه وآله وسلم، فصل المواطن الخامس: من مواطن الصلاة عليه صلى الله عليه وآله وسلم الخطب كخطبة الجمعة و العيدين، و الاستسقاء وغيرها، ص 166 مطبوعه المكتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان)

باب 18: اقتران ذکر اللہ بذکرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو ملانا“

حدیث نمبر 104:

حدثنا محمد بن عبید، قال: ثنا محمد بن ثور، عن معمر، عن قتادة:

(وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ابدؤوا بالعبودیة وثنوا بالرسالة۔ قال معمر:

أشهد ان لا اله الا الله، وأن محمدًا عبده: فهذا العبودیة۔

ورسوله": ان یقول: عبده ورسوله"

(کذا الاصل، ولعل الصواب "والرسالة" بدلیل ماسبق)

ترجمہ: ”حضرت سیدنا قتادہ رحمۃ اللہ سے (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا)۔ (کنز الایمان)۔

(آیت، کی تفسیر کے بارے میں روایت ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبودیت سے ابتداء کرو اور پھر رسالت کا ذکر کرو۔ حضرت معمر نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے ہیں؛ یہ عبودیت ہے۔ اور رسالت یہ کہ کہے: اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

(ابن جریر الطبری: جامع البیان عن تأویل ای القرآن المعروف بہ تفسیر الطبری، زیر آیت (سورۃ الم نشرح: 4) جلد 3 ص 285 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 105:

حدثنا عمرو بن مرزوق، ثنا زهیر، عن أبی اسحق

انه رآهم یستقبلون الامام اذا خطب، ولکنهم کانوا لا یسعون

انما هو قصص وصلاة على النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: ''حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ نے لوگوں کو خطبے کی حالت میں امام کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا اور لیکن لوگ دوڑ نہیں رہے تھے (نیز) خطبہ، تو وہ صرف وعظ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہوتا۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیه فی أوقات مخصوصة، فصل: الصلاۃ علیه فی الخطب، ص 203 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 106:

حدثنا محمد بن أبی بکر، قال: ثنا عبد الله بن یزید، حدثنی حیوة، أخبرنی ابو هانئ حمید بن هانئ أن أبا (علی) عمرو بن مالک حدثه انه سمع فضالة بن عبید، صاحب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یقول:

"سمع رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلاً یدعو فی صلاته، لم یمجد الله، و لم یصلِّ علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عجل هذا، ثم دعاه فقال له أو لغیره:

اذا صلّی أحدکم فلیبدأ بتمجید الله و الثناء علیه، ثم یصلِّی علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثم یدعو بعد بما شاء۔"

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد وثنا سے ابتداء کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا

کرے۔(یعنی اپنے رب سے جو چاہے مانگے)‘‘

(ابی داؤد: السنن، کتاب الوتر، باب: الدعاء، رقم الحدیث: 81 14، ص 304- 305 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب: فی ایجاب الدعاء، بتقدیم الحمد و الثنا و الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 77 4 3 ص 2 103 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب التطبیق) باب: التمجید و الصلاة علی النبی ﷺ فی الصلاة رقم الحدیث: 1285 ص 8 15 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاة، باب: التامین رقم الحدیث: 1017 ص 360- 376 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، مسند فضالة بن عبید الانصاری، رقم الحدیث: 7 93 23 ص 5 174 مطبوعه دار السلام للنشر التوزیع الریاض) (ابن خزیمة، الصحیح، کتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ فی التشهد، رقم الحدیث: 9 70 جلد 1 ص 1 35 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاة، باب: ذکر البیان بأن المرٔ مأمور بالصلاة علی النبی المصطفی ﷺ... الخ، رقم الحدیث: 1960 ص 03 6 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب: الصلاة علی رسول الله ﷺ، باب: استفتاح الدعاء بالحمد لله تعالیٰ و الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 02 3 ص 100 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 77 4 5 جلد 5 ص 212 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ)

باب 19: الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القنوت

''قنوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا''

حدیث نمبر 107:

حدثنا محمد بن المثنی، قال: ثنا معاذ بن هشام، حدثنی أبی، عن قتادة عن عبد الله بن الحارث:

"ان أبا حليمة معاذ كان يصلِّي على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم في القنوت"

ترجمہ: ''حضرت قتادہ رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن الحارث رحمۃ اللہ نے کہا:

بے شک ابو حلیمہ معاذ (بن الحارث بن ارقم الانصاری رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت میں درود پڑھتے تھے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی أوقات مخصوصتہ، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القنوت، ص: 185 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 128 ص 56 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

تمّ الکتاب

والحمد للہ وحدہٗ، وصلواتہ علی سیّدنا محمّد وآلہ وسلّم

مصادر التخریج

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعه
١	تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر	أبی الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الشافعی (المتوفی ٧٧۴ھ)	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
٢	تفسیر بحر العلوم المعروف به تفسیر السمرقندی	ابی اللیث نصر بن محمد ابراہیم السمرقندی (التموفی ٣٧۵ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
٣	معالم التنزیل المعروف به تفسیر البغوی	ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (المتوفی ٥١٦ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۴	تفسیر الخطیب الشربینی المعروف به تفسیر السراج المنیر	الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی (المتوفی ٩٧٧ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵	الکشف و البیان فی تفسیر القرآن المعروف به تفسیر الثعلبی	ابی اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی (المتوفی ۴٢٧ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
٦	تفسیر روح المعانی	ابی الفضل شهاب الدین السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ١٢٧٠ھ)	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
٧	الجامع لاحکام القرآن المعروف به تفسیر القرطبی	أبی عبدالله محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح القرطبی (المتوفی ٦٧١ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان

۸	جامع البیان عن تأویل ای القرآن المعروف به تفسیر الطبری	ابی جعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ)	دار احیاء التراث العربی بیرت، لبنان
۹	لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر الخازن	علاؤ الدین علی بن محمد بن ابرٰہیم البغدادی الخازن (المتوفی ۷۶۵ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰	الصحیح البخاری	أبی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی (المتوفی ۲۵۶ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۱	الصحیح المسلم	أبی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (المتوفی ۲۶۱ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۲	سنن ابن ماجه	أبی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجه القزوینی (المتوفی ۲۷۳ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۳	سنن ابی داؤد	أبی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (المتوفی ۲۷۵ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۴	جامع الترمذی	أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۵	سنن نسائی	أبی عبد الرحمن احمد بن شعیب ابن علی بن سنان النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۶	مسند احمد	أبی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۷	شعب الایمان	أبی بکر احمد بن الحسین البیهقی (المتوفی ۴۵۸ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۱۸	سنن دارمی	عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی (المتوفی ۲۵۵ھ)	قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

۱۹	مسند شافعی	ابی عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی (المتوفی ۲۰۴ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۲۰	الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (المتوفی ۶۵۶ ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۲۱	مصنف ابن ابی شیبة	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن أبی شیبة (المتوفی ۲۳۵ھ)	مکتبہ امدادیہ ملتان
۲۲	المعجم الکبیر	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۲۳	المعجم الاوسط	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۲۴	المعجم الصغیر	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ)	مکتبة المعارف للنشر و التوزیع الریاض
۲۵	المستدرک علی الصحیحین .	ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری (المتوفی ۴۰۵ھ)	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
۲۶	مسند الصحابة المعروف بہ مسند الرؤیانی	ابو بکر محمد بن هارون الرؤیانی الرازی الاملی الطبری (المتوفی ۳۰۷ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۲۷	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان السبتی (المتوفی ۳۵۴ھ)	دار المعرفة بیروت، لبنان
۲۸	الادب المفرد	أبی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی (المتوفی ۲۵۶ھ)	المکتبة الاثریة سانگلہ هل
۲۹	مجمع الزوائد و منبع الفوائد	نور الدین علی بن أبی بکر الهیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

۳۰	مسند ابی یعلی الموصلی	احمد بن علی المثنی التمیمی (المتوفی ۳۰۷ھ)	دار المعرفة بیروت، لبنان
۳۱	مصابیح السنة	محی السنة حسین بن مسعود الفراء البغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۳۲	البحر الزخار المعروف به مسند بزار	احمد عمرو بن عبد الخالق البزار (المتوفی ۲۹۲ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۳۳	مصنف عبد الرزاق	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی (المتوفی ۲۱۱ھ)	ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی
۳۴	صحیح ابن خزیمة	ابو بکر محمد بن اسحاق (المتوفی ۳۱۱ھ)	المکتب الاسلامی بیروت، لبنان
۳۵	موطا امام مالک	ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک المدنی (المتوفی ۱۷۹ھ)	المکتبة الفاروقیة ملتان
۳۶	مسند الشاشی	ابی سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (المتوفی ۳۳۵ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۳۷	سنن دار قطنی	حافظ علی بن عمر الدار قطنی (المتوفی ۳۸۵ھ)	المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان
۳۸	موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان	نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان
۳۹	مشکوٰۃ المصابیح	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی (المتوفی ۷۴۱ھ)	اصح المطابع کارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی
۴۰	مسند الحمیدی	ابی بکر عبد اللہ بن زبیر بن عیسی الحمیدی (المتوفی ۲۱۹ھ)	المکتبة السلفیة المدینة المنورة
۴۱	مسند ابو عوانة	یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (المتوفی ۳۱۶ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۴۲	مسند اسحاق بن راہویه	ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (المتوفی ۲۳۷ھ)	دار الکتاب العربی بیروت، لبنان

۴۳	کتاب الزهد	ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (المتوفی ۱۸۱ھ)	المکتبۃ المعروفیہ پشاور
۴۴	مسند ابن الجعد	ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (المتوفی ۲۳۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۴۵	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی (المتوفی ۹۷۵ھ)	مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
۴۶	مسند عبد بن حمید	الامام الحافظ ابی محمد عبد بن حمید (المتوفی ۲۴۹ھ)	دار بلنسیۃ للنشر و التوزیع الریاض
۴۷	السنن الکبریٰ	ابو بکر احمد بن حسین البیہقی (المتوفی ۴۵۸ھ)	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
۴۸	الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	جلال الدین بن ابی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ
۴۹	شرح السنۃ	محی السنۃ حسین بن مسعود البغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۵۰	کشف الاستار عن زوائد البزار	نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، دار الرسالۃ العالمیۃ بیروت، لبنان
۵۱	تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف	محی الدین أبی زکریا یحي بن شرف النووی الدمشقی (المتوفی ۶۷۶ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۵۲	کشف الخفاء و مزیل الالباس	اسمٰعیل بن محمد العجلونی (المتوفی ۱۱۶۴ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۵۳	کتاب عمل الیوم واللیلۃ	احمد بن محمد بن اسحاق دینوری. شافعی (المتوفی ۳۶۴ھ)	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۵۴	تاریخ بغداد	ابو بکر احمد بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (المتوفی ۴۶۳ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

۵۵	مسند الفردوس و هو الفردوس بماثور الخطاب	ابی شجاع شیرویه بن شهردار بن شیرویه الدیلمی (المتوفی ۵۰۹ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵۶	التدوین فی اخبار قزوین	عبد الکریم بن محمد الرافعی القزوینی	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵۷	معجم الشیوخ	شمس الدین ابی المحاسن محمد بن علی بن الحسن الحسینی الدمشقی (المتوفی ۷۶۵ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵۸	الاذکار من کلام سید الابرار	محي الدین ابی زکریا یحي بن شرف النووی الدمشقی (المتوفی ۶۷۶ھ)	المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان
۵۹	الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن منیع الزهری (المتوفی ۲۳۰ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۶۰	السنن الکبریٰ	ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب ابن علی بن سنان النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ)	اداره تالیفات اشرفیه ملتان
۶۱	حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء	ابو نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی (المتوفی ۴۳۰ھ)	المکتبة التوفیقیة قاهره
۶۲	طبقات الشافعیة الکبریٰ	تقی الدین علی بن عبد الکافی بن علی السبکی الشافعی (المتوفی ۷۵۶ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۶۳	الوفاء باحوال المصطفیٰ	ابی الفرح عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ)	دار الکتب العلمیه بیرت، لبنان
۶۴	الکامل فی الضعفاء الرجال	عبد الله بن عدی بن عبد الله محمد بن المبارک (المتوفی ۳۶۵ھ)	دار الکتب العلمیه بیرت، لبنان
۶۵	شرح الزرقانی علی المواهب	محمد عبد الباقی الزرقانی (المتوفی ۱۱۲۲ھ)	دار الکتب العلمیه بیرت، لبنان

٦٦	القول البديع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع	شمس الدین محمد بن عبد ا لرحمن السخاوی (المتوفی ۹۰۲ھ)	دار الکتاب العربی بیرت، لبنان
٦٧	جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام	ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن سعد بن حریز الزرعی المعروف به ابن قیم الجوزیة (المتوفی ۷۵۱ھ)	المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان
٦٨	الخصائص الکبریٰ	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
٦٩	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ	ابی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض اندلسی (المتوفی ۵۴۴ھ)	وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور
٧٠	الصارم المنکی	محمد بن احمد بن عبد الهادی	دار الکتب العلمیہ بیرت، لبنان
٧١	کتاب العظمة	ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفهانی (المتوفی ۳۹۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیرت، لبنان
٧٢	سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین	الشیخ یوسف بن اسماعیل النبهانی (المتوفی ۱۳۵۰ھ)	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور